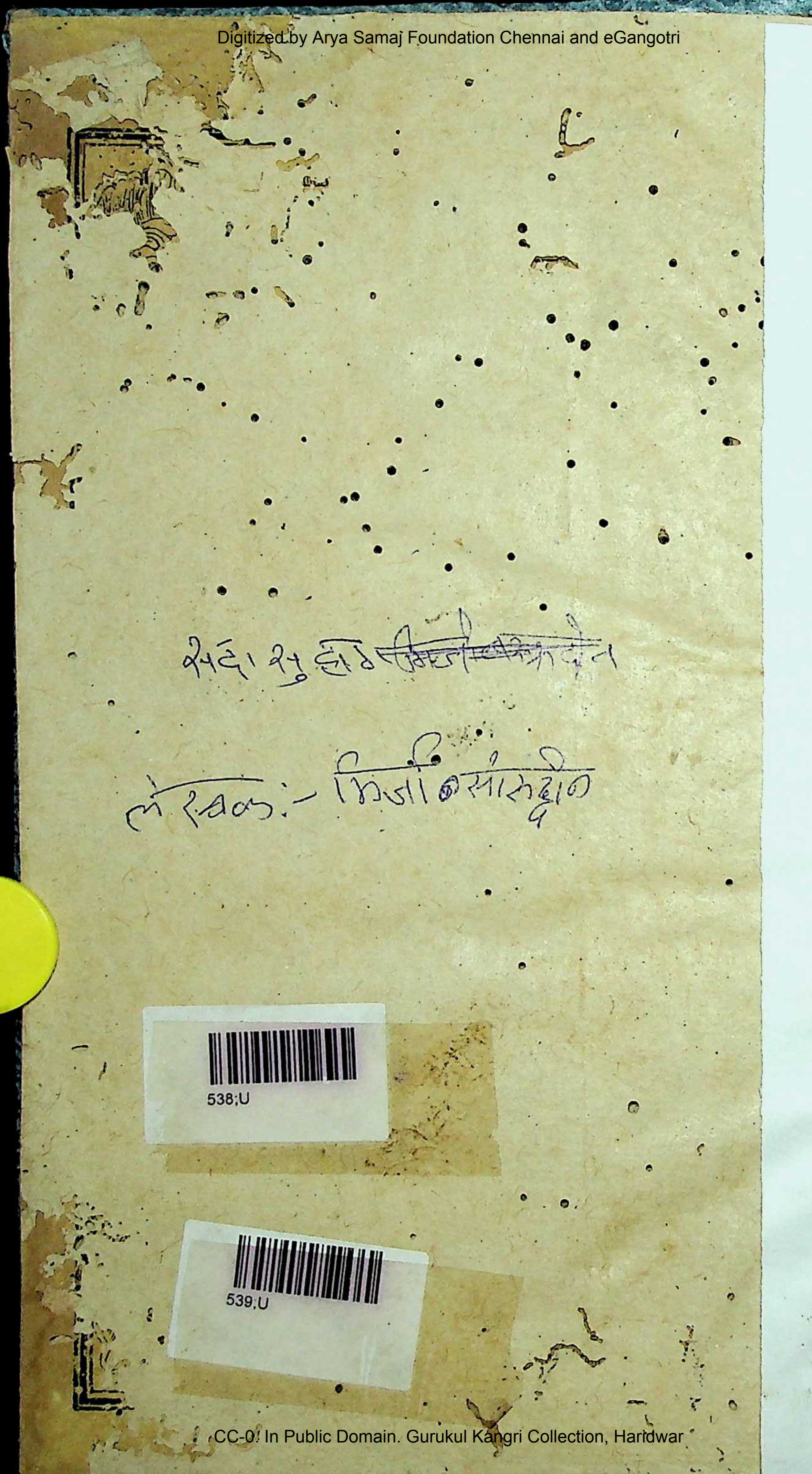
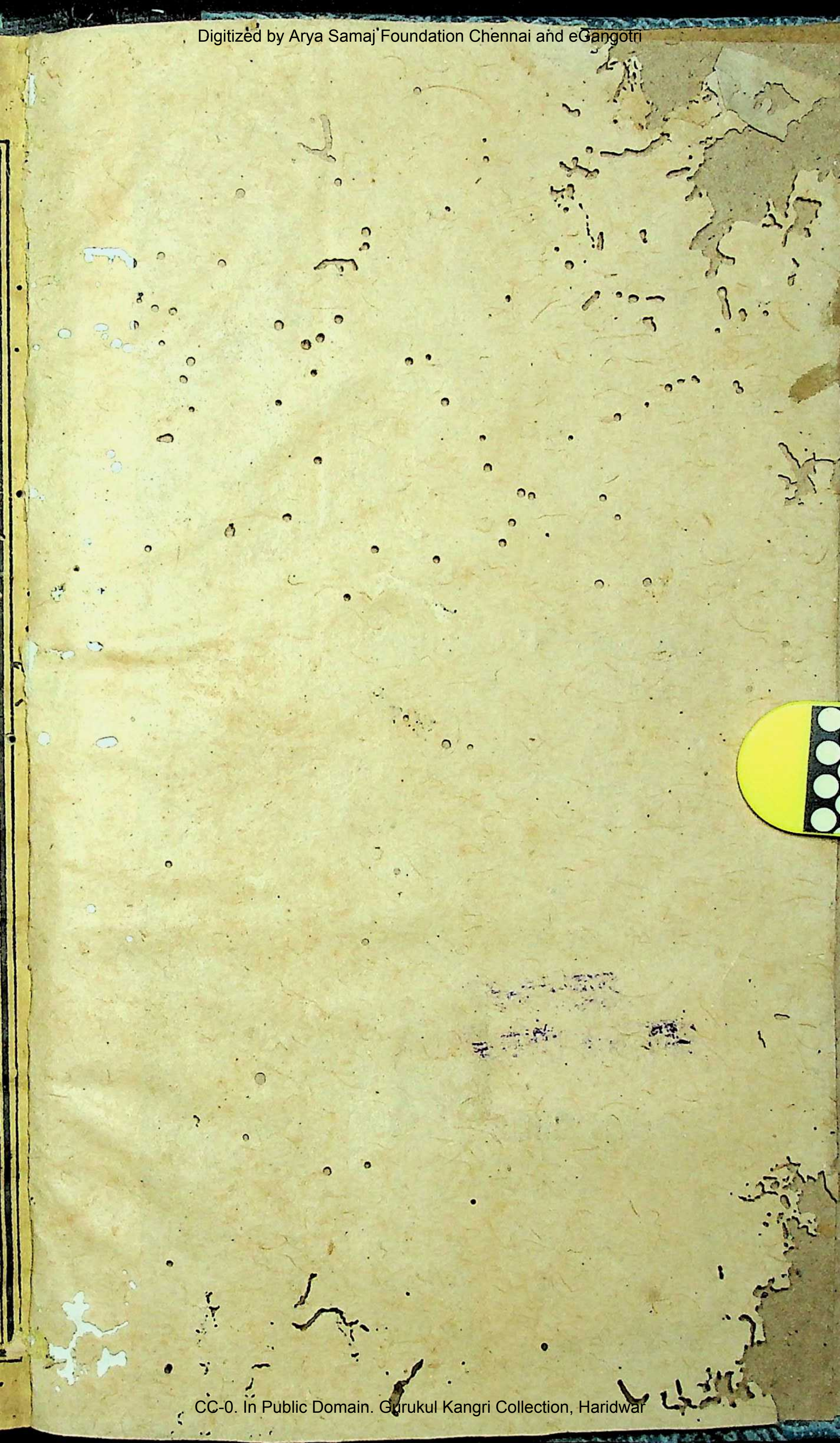
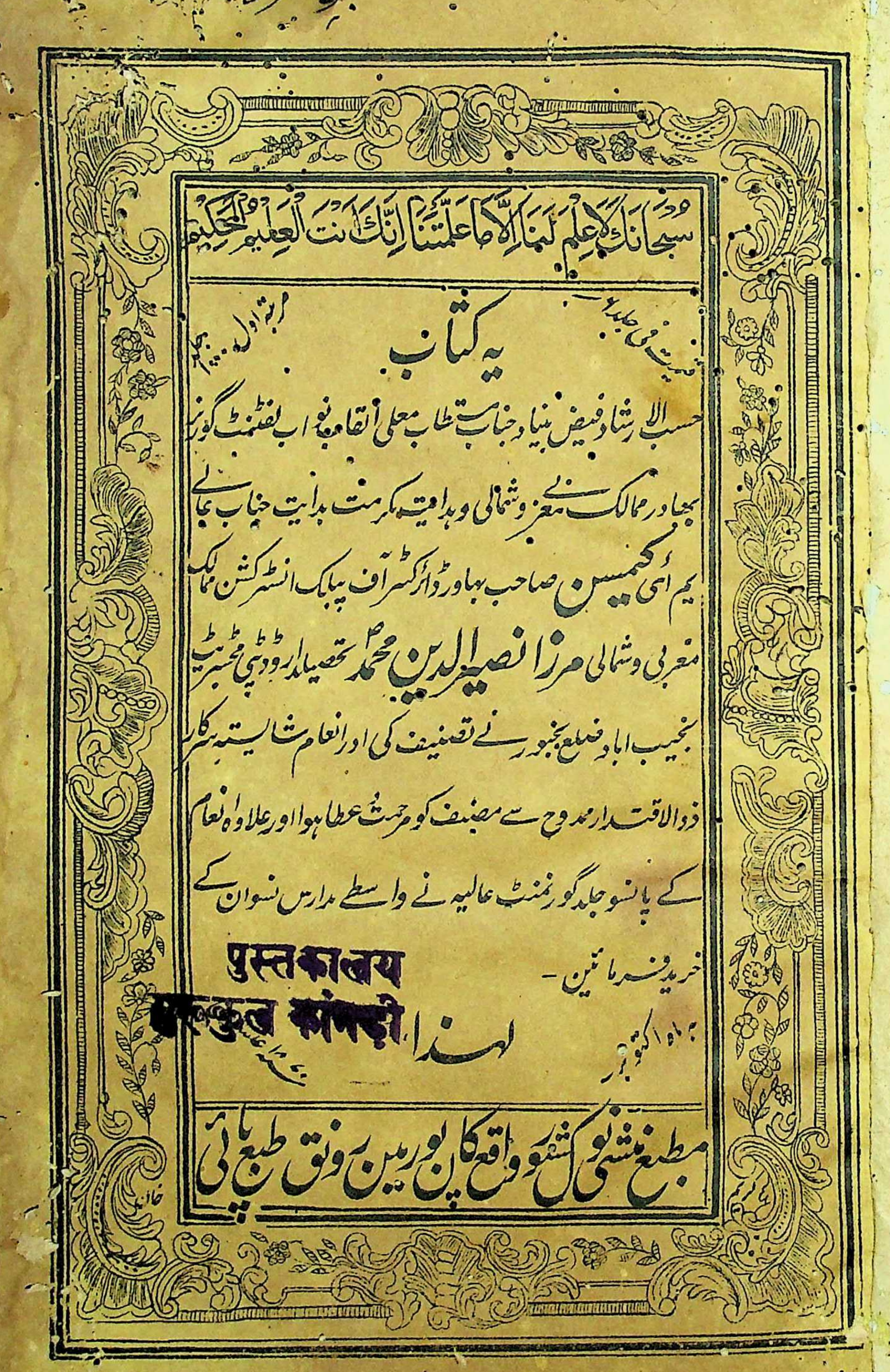



स्वदेश रत्न हार
लेखक:- मिर्जा संसद्दीन





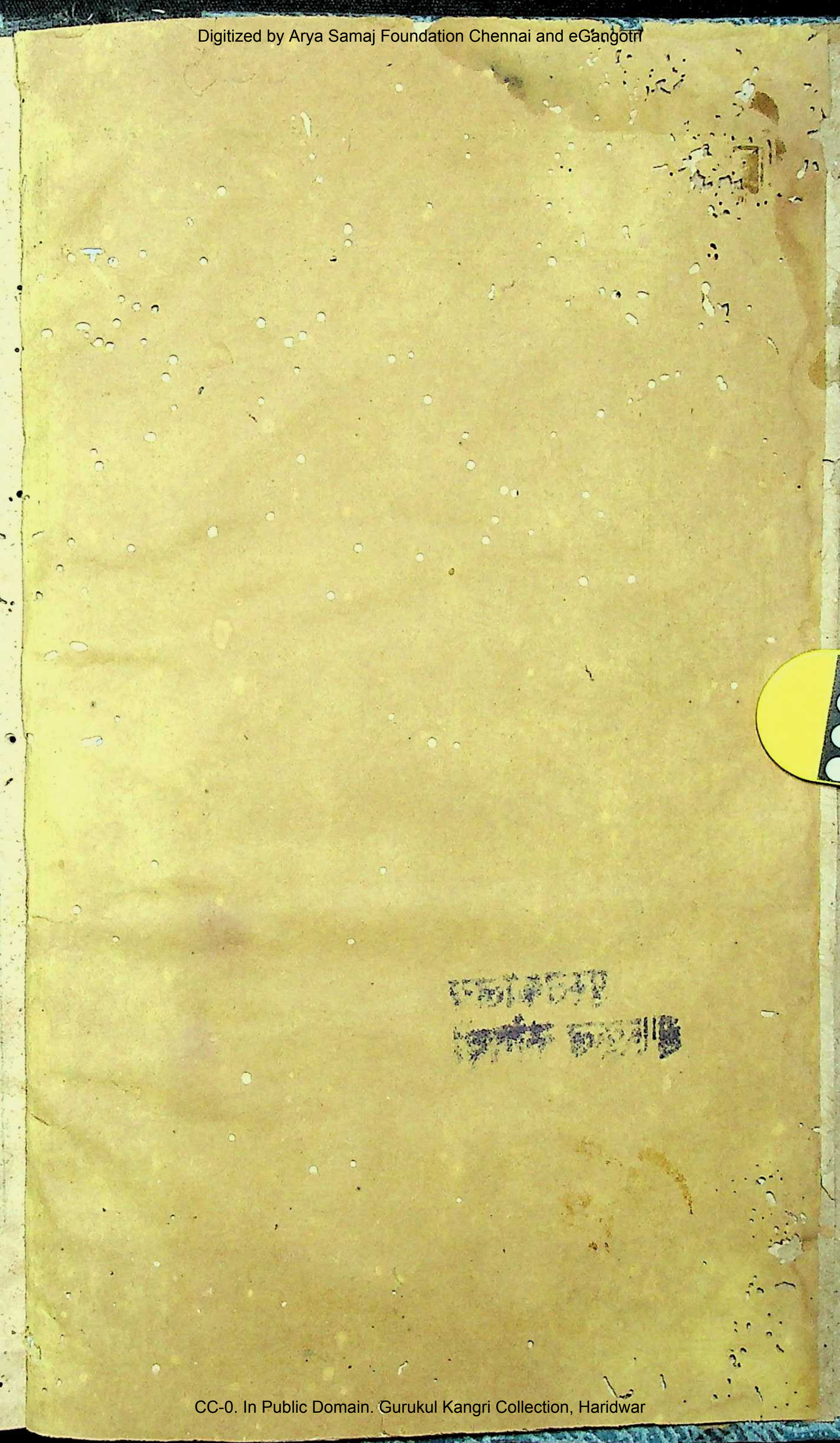
سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

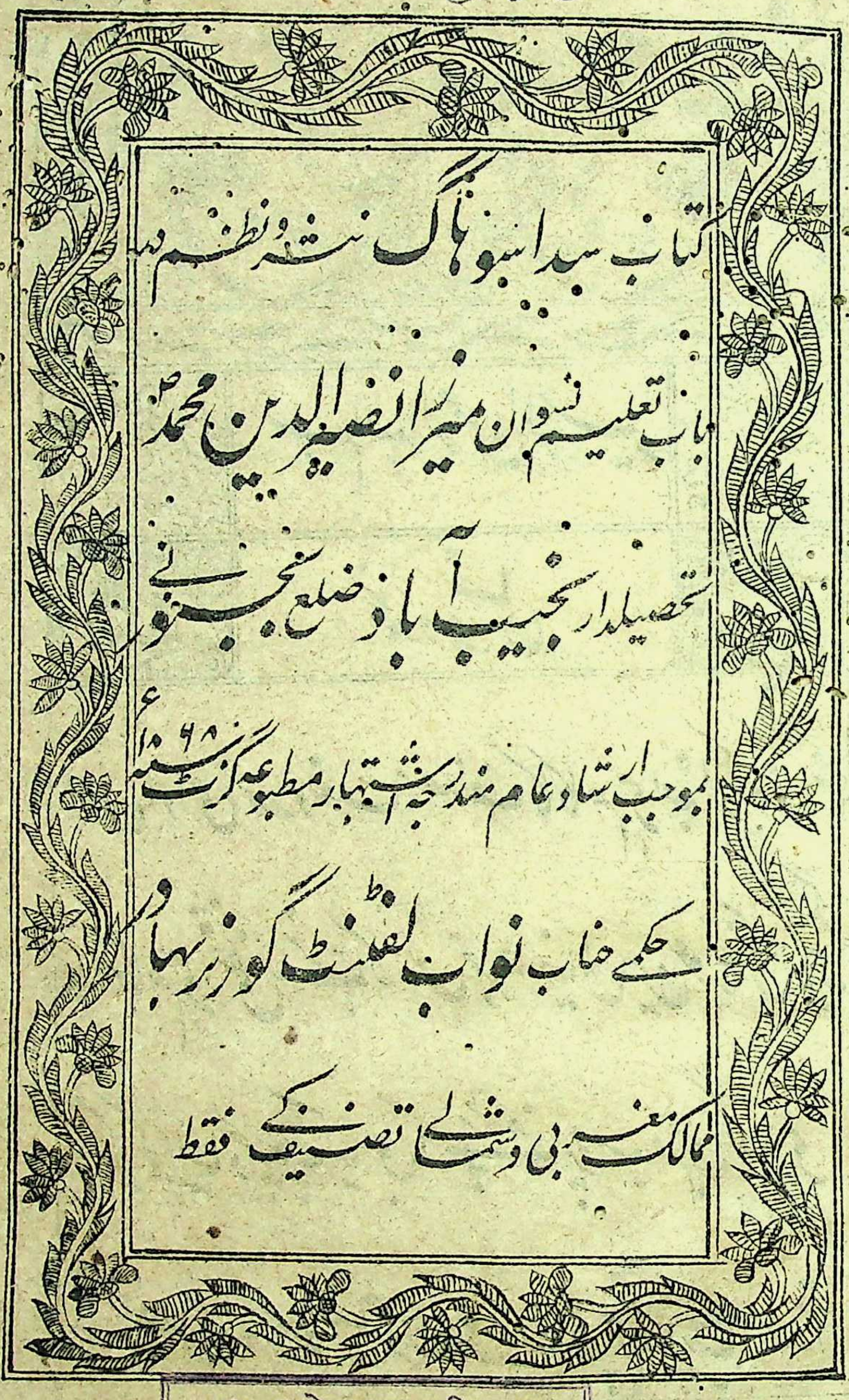
یہ کتاب

حسب الارشاد فیض بنیاد جناب مستطاب معلی القاب نواب لفٹننٹ گورنر
بہادر ممالک مغربی وشمالی وبہدایتہ مکرمت بدایت جناب عالی
ایم ای کیمسن صاحب بہادر ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک
مغربی وشمالی مرزا نصیر الدین محمد تحصیلدار و ڈپٹی مجسٹریٹ
نجیب اباد ضلع بجنور نے تصنیف کی اور انعام شایستہ سرکار
ذو الاقتدار ممدوح سے مصنف کو مرحمت عطا ہوا اور علاوہ انعام
کے پانسو جلد گورنمنٹ عالیہ نے واسطے مدارس نسوان کے
خرید فرمائیں۔

لہذا

مطبع منشی نول کشور واقع کانپور میں بہ رونق طبع پائی





کتاب سبد اسپوہاگ نثر و نظم

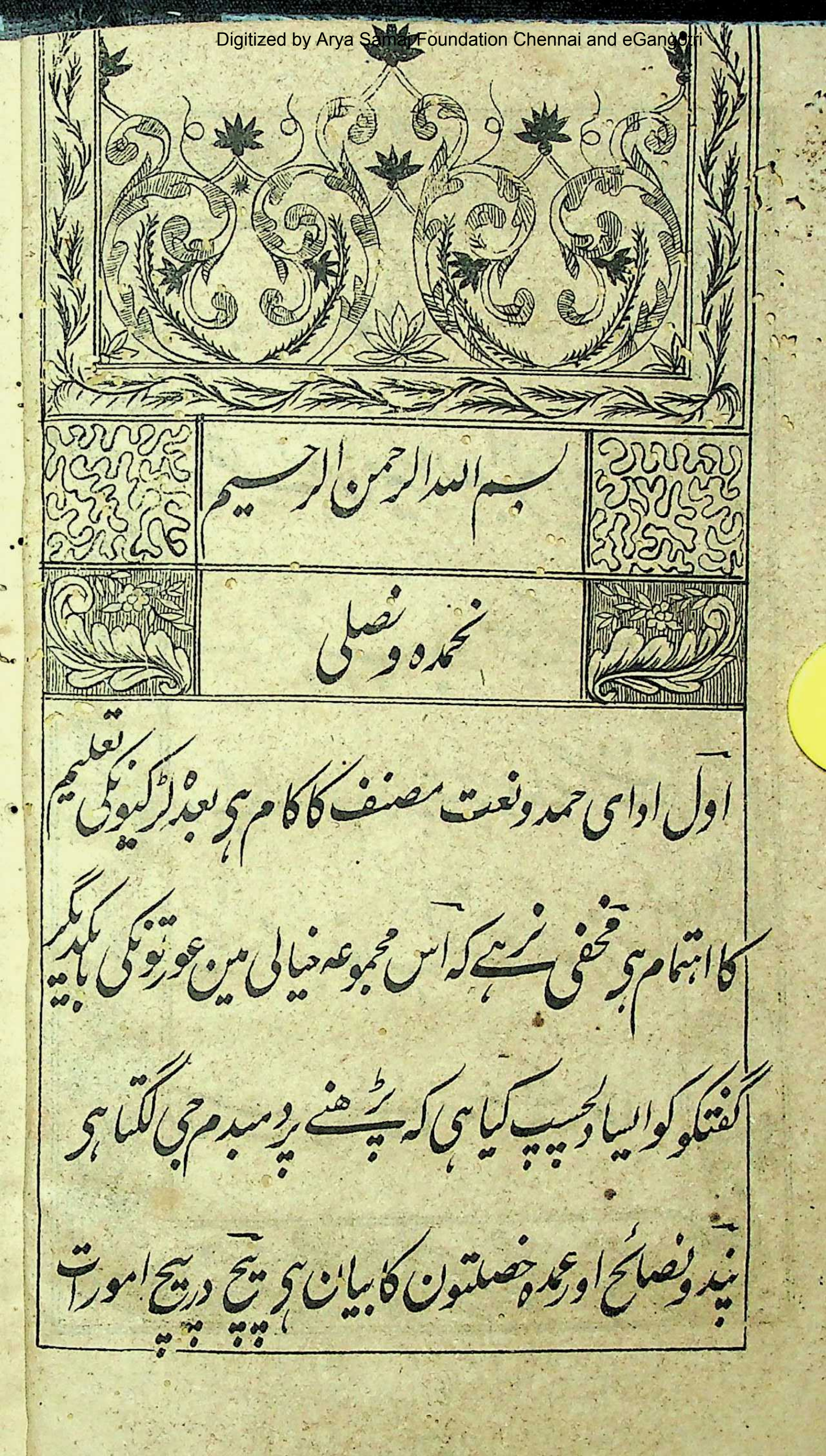
باب تعلیم نسوان میر نصیر الدین محمد

تحصیلدار نجیب آباد ضلع بجنور نے

بموجب ارشاد عام مندرجہ اشتہار مطبوعہ گزٹ سنہ ۱۸۶۸ع

حکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر

ممالک مغربی و شمالی تصنیف کی فقط



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اول ادای حمد ونعت مصنف کا کام ہی بعد لڑکیونکی تعلیم
کا اہتمام ہی مخفی نرہے کہ اس مجموعہ خیالی مین عورتونکی بابدیگر
گفتگو کو ایسا دلچسپ کیا ہی کہ پڑھنے پر دمبدم جی لگتا ہی
پند ونصائح اور عمدہ خصلتون کا بیان ہی پیچ در پیچ امورات

خانہ داری مین مسلسل داستان ہی کلام فحش ہزوانہیات سے

یہ کتاب نے لاگ ہی لڑکیون کی خوش نصیبی کی وجہ سے

نام اسکا سداسوہاگ ہے پہلا باب مان بیٹیون

کے مباحثے مین اور تکرار لکھنے پڑھنے کے اور انجام

کو مان کا اقرار نسبت فوائد علمی کے کہ وہ تقریر دلاویز ہے

دوسرا باب مشتمل اوپر بارہ خطون کے جسکا سر خط افادہ

علمی اور رسوم خانہ داری کی دست آویز ہے تیسرا

باب یہی سداسوہاگ منظوم ہی جو بطور خلاصہ خوش

بیانی سے مرقوم ہی وہ آخر پر لگایا ہی کہ بعد نثر کے نظم

پڑھنا زیبا ہے اس رسالہ مین مقاصد علمی کے عمدہ نتیجون کا -

۱۲۸۷ھ

اشارہ ہی لہذا نام تاریخی اس کتاب کا قسمت کا ستارہ

ہی الہی اب مجھ میرزا نصیر الدین محمد کی یہ دعا مستجاب ہو

کہ مدارس نسوان مین رائج یہ کتاب ہو پہلا باب مان -

بیٹیون کے مباحثے مین اور تکرار لکھنے و پڑھنے

کے اور پھر انجام کو مان کا اقرار بنسبت فوائد علمی کے

آغاز :- لکھنے والے داستان لطافت نشان

کے اس قصہ عجیب و غریب کو یون پیرایہ بیان مین لاتے

ہین کہ کسی شہر مین ایک شخص شریف اہل خاندان تہا مگر بسلسلہ

معاش مین سرگردان و پریشان تہا کبہی کتابین لکہکر فروخت

کرتا اور کبہی پیشۂ مختاری و وکالت کے محنتانہ سے زندگی

کے بہرتا اوسکو خدا نے دو لڑکیان اور ایک لڑکا دیا تہا کہ وہ اور

اوسکے بیبے بچون کو دیکہکر شکر الہی بجا لاتی اور اون بچون

کی غور و پرداخت مین اپنا دل لگاتی بڑی کا نام زبیدہ تہا اور

وہ نو برس کی تہی اور دوسری کا نام زبیدہ اور وہ سات برس

کی تھی اور لڑکے کا نام ایّوب تھا اور وہ پانچ برس

کا تھا لیکن بڑی بیٹی پر ماں باپ کا بہت پیار تھا اور اوسکی

پیاری باتوں پر اونکا جی نثار تھا ایک دن اوس شخص نے

ایّوب کو اپنے ہمراہ لیجا کر مدرسہ مین پہونچا دیا تاکہ پڑھنے

لکھنے مین قابلیت حاصل کرے غرض کہ ایّوب پڑھنے

کو روز جایا کرتا تھا اور خوب جی لگا کر پڑھتا اور جب چھٹّی لیکر آتا

اپنے سبق کو دوہراتا اور بہنون کو سناتا بڑی بہن زبیدہ تو اپنے

بھائی کو برا بھلا کہتی ہوئی بھاگ جاتی لیکن زبیدہ بات بر

کی عمر والی کان لگاکر سنتی اور روز سبق بھائی کا خود یاد

کر لیتی پھر جو وہ تختی لکھتا روز بہنوں کو دکھاتا بڑی بہن

کھیل کود میں مصروف ہو جاتی پر زبیدہ اپنے بھائی کی وضع

پر حرف لکھ دیتی اور کئی کئی بار تختی کو دھو کر مشق کرتی کہ اوسی

طرح دو برس زبیدہ کو گذرنے لو کتابیں پڑھنے لگی زبان

صاف ہو گئی اور عبارت لکھنے لگی مگر زبیدہ کا ماں باپ کے

لاڈ کے سبب وہی حال رہا ایک دن زبیدہ سے اوسکی

ماں نے کہا کہ ای کمبخت بیٹی تو نے پڑھنا لکھنا سیکھا

ہی ہمارے کنبے مین تو آج تک کسی عورت نے لکھنا پڑھنا
نہین سیکھا کنبے کے لوگ نام رکھینگے اور کوی رشتہ ناتہ بگر جائیگا
اور تو ذلیل اور خوار رہیگی دیکھ میری بیٹی زبدہ تیری بڑی بہن
کیسی میرے کہنے پر چلتی ہی اوسکو کچھ پڑھنے کا خیال بھی نہین
ہی زبیدہ نے کہا اماجان پڑھنے لکھنے مین عیب کیا ہی اگر
تمھارے کنبے مین کسی لڑکی نے نہین پڑھا تو یہ کچھ خوبی کی بات
نہین ہے دیکھو مجھکو پڑھنے کی بدولت ابتک اتنی باتین
حاصل ہوگئین ایک تو میری زبان تمھاری زبان سے اور تمھاری بدو

کی زبان سے بہت صاف اور بڑے خاندان والونکے مانند
ہے کبھی شین کی جگہ سین نہین کہتی اور ذال یا زے کی
جگہہ جیم نہین کہتی قاف کے جگہہ کاف نہین کہتی اگر انصاف کرو
تو پہلے شرافت کی نشانی زبان ہے دوسرے مین نے حساب
سیکھ لیا تم تو گھر کا حساب کوڑیون یا ٹھیکریون کو رکھکر جوڑتی ہو
مین جلد کیسا ہی مشکل حساب ہو تو جوڑ دیتی ہون اب تم مجھسے
پوچھ لو دیکھو ابّا جان نے جو مال سوداگری کا بیچا اور خریدا
جو نفع ہوا اور نفع مین سے گھر کا خرچ ہوا وہ مین نے

کوڑی کوڑی جوڑ رکھا ہی اور تم اوس دن جوڑتی تھین تم

سے تجوڑا تیسرے اس پڑھنے کی بدولت مین بہت

صبح سے اوٹھتے ہون اور منہ ہاتھ دھوکر سر مین کنگھے

کرکی درست ہو جاتی ہون پھر تم جب دن چڑھے اوٹھتی ہو تو

مین تمکو اور باپکو اور بڑی بہن کو سلام کرتی ہون اگر تم سویرے

اوٹھتین تو میرا سلام اول وقت ہوتا اور بہن زبیدہ تمھارے

ساتھ سوتے سے اوٹھتی ہین اماجان مین نے کتاب

مین دیکھا ہے کہ صبح کا اوٹھنا بڑی مبارکی کی نشانی ہی اور

صبح کے اوٹھنے والے پر خدا اپنی برکت نازل کرتا ہی

اور دن چڑھے اوٹھنے والے سے رحمت خدا کی دور ہو جاتی

ہی افسوس اگر تم پڑھی ہوتین تو کاہیکو خدا کی برکت کو کھوتین

چوتھی محلہ والیان جب خط پڑھوانے کو میرے پاس

آتی ہین تو مین اونکے خط پڑھ دیتی ہون اور جو جواب لکھواتی

ہین اونکے جواب لکھدیتی ہون تو وہ کیسی دعائین دیتی ہوئی

جاتی ہین کہ تم بھی سنتی ہوگی پانچوین پڑھنے کے

سبب مین نے تو اتنی نصیحتین یاد کر لی ہین اور ہر ایک پر

جو ہو سکتا ہے دھیان کرکے عمل بھی کرتی ہون اور وہ یہ ہین

صبح کا اوٹھنا [۲] بڑے کا ادب کرنا [۳] اور لباس کا اوجلا رکھنا

[۴] بدن اور دہن کا صاف رکھنا [۵] فضول بات نکرنا [۶] دوسرے

کی سخت بات پر نرم جواب دینا یا چپ رہنا [۷] ہنر کا سیکھنا

[۸] نکمی بات پر جی نہ لگانا [۹] مہمان کی خاطر کرنا [۱۰] خرچ ضرورت سے

زیادہ نکرنا [۱۱] اور بیہودہ خرچ سے بچنا [۱۲] ہمت بلند رکھنا [۱۳] جو

آپ سے عقل مین زیادہ ہو اوسکے پاس بیٹھنا [۱۴] کم ظرف

اور جاہل کی صحبت سے بچنا [۱۵] اپنا بستر اور گھر آراستہ رکھنا

[۱۷] جب خوب بھوگ نہ لگے اوسوقت کھانا [۱۸] اپنا وقت

بیکار ہی مین نہ کاٹنا [۱۹] بات سوچ سمجھ کے کرنا [۱۹] علم حاصل

کرنیمین کوشش کرنا [۲۰] دوسرے کے کھانے پر نظر نہ جمانا

[۲۱] وقت کھانیکے اگر کوئی آئے تو اوسکی تواضع کرنا [۲۲] ہر کام

کے شروع مین انجام پر نظر رکھنا [۲۳] جھوٹ نبولنا [۲۴] چوری

نکرنا [۲۵] امانت مین خیانت نکرنا [۲۶] پرائے مالکے حاصل کرنیمین

اپنا نفع نہ ڈھونڈنا [۲۷] راستی اور سچ کا طریق رکھنا [۲۸] بدلحاظی

سے بات نکرنا [۲۹] شرم اور حیا کا ہر وقت پاس رکھنا

بیکسون پر رحم کرنا جہان تک آپ سے ہو سکے نیکی کرنا

مصیبت کے وقت صبر کرنا خوشی کے وقت جامہ سے باہر

نہو جانا خدا کے دئے پر قناعت کرنا اور کسب و ہنر کے ذریعے

سے بہتری کی امید رکھنا وہ بات کرنا جس سے آبرو حاصل ہو

مشورہ کی بات کو ظاہر نکرنا شوہر کی اطاعت کرنا —

اماں جان دیکھو یہ باتین جو مین نے کہین کام کی ہین یا فضول

ہین چھٹی - تمہاری زبدہ تو بیٹھے گوڑیان کھیلتی ہین اور

مین نے اپنی گوڑیان اپنے کنبے اور ہمسایوں کی لڑکیونکو بنا یا ہی کہ جب

مین پڑھنے کو بیٹھتی ہوں تو سب لڑکیاں میرے گرد
آ بیٹھتی ہین اور اپنے سے سیپارہ پڑھنا سنکر مجھسے کہتی ہین
کہ ہمین بھی پڑھا دو دیکھو مین نے ایک لڑکی عمدہ کو
تشریح الحروف شروع کرادی ہے اور دوسری لڑکی زینب
قاعدہ بغدادی پڑھتی ہے اور عمدہ کے سبق کی شریک
چار لڑکیاں اور ہین اور زینب کے سبق کے ساتھ پانچ
لڑکیاں ہین اور جو لڑکیاں عمدہ کے سبق کی شریک ہین وہ
چاروں ہندو ہین ایک کا نام رام دئی دوسری گنگا دئی تیسری

سندر چوتھی چند نی - رام دیئی تو برہمن کی ہی اوسکا

باپ اوسکا بڑا پنڈت ہی کاشی جی مین رہتا ہے جسکو

بنارس کہتے ہین اور اوسکے باپ نے اوسکو ناگری پڑھائی

ہے مین نے اوس سے کہدیا کہ بہن تو اپنی ناگری مجھے

پڑھا دے مین اپنی اردو تجھے پڑھا وونگی پس وہ مجھے پڑھاتی

ہی اور مین اوسے پڑھاتی ہون - دوسری گنگا دئی اوسکو

جالی کاڑھنے اور بیل بوٹہ بنانا اور کلابتون کا کام بیل

پھول نکالنا اچھا آتا ہی اوس سے مین نے سیکھ لیا

اور اپنا پڑھا اوسکو سکھاتی ہون اور گنگا دیبی کو گوندھنا

روٹی پلا بنانا بھی اچھا آتا ہے وہ بھی مین نے سیکھا اور

گنگا دیبی اوس کھتری کی بیٹی ہے جو اس گانون کے

راجہ کہلاتے ہین تیسرے سُند یہ بنیے کی بیٹی ہے

اور بہت سُگھڑ ہے کئی طرح کی مٹھائی اوسکو بنانی آتی ہے

جلیبی لڈو پیڑا برفی کلاقند گلاب جامن

امرتی اور کئی طرح کا سینا آتا ہے پر سینے مین

بخیہ اچھا کرتی ہے اور ترپچی بھی اچھی کرتی ہے

اور سوئیان بگی اور ہمین نوکدار ہوتی ہین اونگلی مین انگشتانہ

پہنتی کا ہین لیتی ہے پہچک جلدی اور صاف سیتی

ہے کہ اتّا جان مین تمسے کیا کہون اور گوٹہ کناری

کپڑون پر اچہا ٹانکتی ہے اوسنے مٹھائیان بناتی

اور سینا مجھے سکھادیا ہے کہ میرا سیا ہوا کپڑا اور سمدر کا

سیا ہوا ایچانا نہین جاتا مین نے پڑھنا اوسکو سکھایا ہے

چندنی چوتھی ہیلی میری کایستھہ کی بیٹی ہے اوسکا باپ

دلّی کے بادشاہ کا دیوان تھا اور دلّی کے قلعہ مین جو

بیگمات بادشاہ اور بادشاہزادون کی تھین وہ دیوانجی پر بڑا اعتبار

کرتی تھین اور اوس دیوانجی کو بھائی کہتی تھین چندبی نے مجھسے

کہا کہ تم مجھکو پڑھنا لکھنا سکھادو مین نے کہا کہ جو بات تمکو

آتی ہو وہ تم مجھکو سکھلا دو تو اوس نے کہا کہ ای بہن زبیدہ

مین نے اپنے باپ سے جو باتین سنین ہین وہ تم یاد کرلو اور

تو مجھکو کچھ نہین آتا پھر مین نے اوس سے پوچھا کہ کہو تب

اوسنے بیان کیا کہ دہلی بہت پورانی جگہ ہے اور زمانہ دراز

سے تختگاہ بادشاہون کی چلی آتی ہے اور کسی زمانہ

مین یہ جگہ اہل علم وکمال سے خالی نہتی پہلے اوسکا نام اندرپت

یا اندرپرست تہا پہر راجہ انگپال تنور نے سمبت ۱۱۰۹

مین دہلی کی بنا ڈالی پہر سمبت ۱۲۰۰ مین پرتھی راج یعنی

رامی پتہورا نے قلعہ بنایا پہر ۷۲۵ ہجری مین غیاث الدین

تغلق نے تغلق آباد کیا اور ہزار ستون سلطان

معز الدین تغلق نے بنایا پہر ۷۵۵ ہجری مین فیروز آباد

فیروز شاہ نے اور مبارک آباد مبارک شاہ نے بنایا

پہر ۶۸۶ ہجری مین سلطان معز الدین کیقباد نی کیلوگڈھی

بسائی آور کوشک لال جلال الدین خلجی نے اور کوشک

سیری علاؤالدین خلجی نے اور دین پناہ سنہ ۹۴۳ ہجری میں اندرپت

کی مرمت کرا ہمایون بادشاہ نے نام رکھا اور سلیم گڈھ

سلیم شاہ نے سنہ ۹۵۳ ہجری میں اور شاہجہان اباد

سنہ ۱۰۴۸ ہجری میں شاہجہان بادشاہ نے نام رکھا اوسوقت

سے اب تک شاہجہان اباد آباد ہے اور شاہجہان بادشاہ

نے دربار کے طریقے اور اہل دربار کے آداب مقرر کیے

اور زبان کی صفائی اور مکانات کی آرایش اور لباس کی وضع

اور آپس کی تمیز داری پر بہت جی لگایا تاکہ یہ ساری

کیفیت عام ہو جاوے اور اوس نیکذات بادشاہ کا ارادہ

سب باتون مین پورا ہوا - گلی کوچون مین سب قسم کے

پیشہ ور بیٹھے ہین تاکہ غریبون کو تکلیف بازار جانے کی ہو

اور ہر شے کی خرید و فروخت کے واسطے ایسا بندوبست

کردیا کہ وقت تنگی کے عیب لوگ اگر اونے چیز کو بیچنا چاہین

تو بک سکے مثلاً زری گوٹے والا اسواسطے پھرتا ہے کہ کوئی اپنا

پورانا گوٹا بیچے اور چنے والا کمبل کے ٹکڑے یا لوہی کے

کیلو نکے عوض چنے تازہ تول دیتا ہی چمار آواز دیتا ہی کہ

لاؤ پرانی جوتی جو کوئی پرانی جوتی دیتا ہے وہ اوسکو خرید

لیتا ہے گودڑی والا پورانے کپڑوں اور چیتھڑے قیمت

دیکر گھر گھر سے جمع کرتا اور اوسکو درست کرکے غریبوں کے

ہاتھ سستا بیچتا رہتا ہی عطر فروش عطر کی آواز دیتا ہی

بساطی کنگھی قینچی بیچک کی صدا سناتا ہی - خونچے والا

گرم تازی خستہ کچوریوں کی آواز لگاتا ہی - بزاز نینون

لٹھہ ململ گاچھا کا بھاؤ بتاتا ہے برتن والا سودا بسن کا ہے یا

برف سوالا بلائی کی برف گیرہیوہنین کہلاتاہی بڑہئی کام

بڑہئی پر ماموررہے کھٹ بناچارپائی بنے کا مزدور ہے

دیکھو ہین اگروہ پادشاہ جنت آرامگاہ ایسا نکرتا تو ایسے

آسائش عام اور خرچ کی کفایت کاہیکو نصیب ہوتی پھر

اوسی بادشاہ نے اس شہر مین پیشیہ کو عام کردیا جیسا قصبات

مین پیشیہ ورون کواشراف نہین سمجھتے دیکھو اس شہر

مین شیخ سید مغل پٹھان مسلمانونمین اور برہمن کھتری

بنیہ کایتھہ وغیرہ ہندونمین سب پیشہ ور ہین اور اگر کوئی بہت

آسودگی کے پیشہ ور نہیں ہے تو وہ پیشہ وروں کو حقیر

یا قوم میں کم سمجھ نہیں سکتا اکثر ایک دوسرے میں بیاہ شادی

ہو جاتی ہے اُس شہر کا یہ بھی دستور ہے کہ مرد اپنے

جدا کارخانہ پر بیٹھے ہیں گھر میں بیبیاں اور لڑکیاں علیحدہ

کام کر رہی ہیں کوئی گوٹا بنتی ہے کوئی اجرت پر کپڑے

سی رہی ہے کوئی کمربند کوئی نواڑ اور فیتہ اور کوئی جالی

استینوں کی بطور کشیدہ کے کاڑھتی ہے کہ وہ اپنے

...اض سے جداگانہ اپنا محاصل اور روزینہ پیدا کرلیتی ہیں

اور آپ ہین آپس کی بول چال اور تمیز اور ہوشیاری کی بات کا

دہان سے کیا بیان کرون کہ اگر خوشی کی باتین کرتی ہین تو

ایک دوسرے کے منہ سے پھول جھڑتے ہین اور اگر رنج

کی باتین ہین تو کیا ذکر ہے ایک دوسرے کے حق مین کلمہ فحش

اور کلام نالائق زبان سے نکالین معمولی باتین وہانکی ساتھ تمیز

اور لیاقت کے ہوتی ہین یہان تک وہانکی زبان پاک صاف

کہ چماریان اور حلال خوریان تک حضور کی جگہ ہجور یا قصور کی

جگہ کسور نکہین گی بھرے ہین یہ عام آراستگی زبانکی اسوجہ سے

ہوئی کہ بادشاہزادیاں پڑھنے لکھنے کی طرف متوجہ ہوئیں

اور کتابیں فقہ حدیث علم صرف و نحو و منطق و علم حکمت اور

علم معانی اور علم بیان اور اخلاق اور عروض و قافیہ اور تاریخ کی

پڑھنے لگیں اور اونھیں کی بدولت اونکی امیرزادیاں او وزیرزادیان

علم سے بہرہ ور ہوئیں تاکہ شاہزادیوں کے ستھے کی لائق بات کرنی

اور ہر موقع کی گفتگو میں لیاقت اور تمیز حاصل کریں اور

پھر درجہ بدرجہ خواصوں اور کنیزوں نے بھی بقدر کریما

خالق باری حد گلستان تک قابلیت حاصل کی اور بلکہ وہ بہر

سکے وسیلے سے بول چال کا ڈھنگ اور بات چیت کا رنگ

روز بروز ایسا سنبھلا کہ ہر ایک نے اوسکو ایک چیز نفیس

اور قدر و منزلت کا نزدیک بیگمات اور امیرزادیون کے

سمجھا اور آپس مین بھی جسکی زبان خلاف زبان اہل قلعہ کے

ہوئی تو اوسپر طنز کر کے اصلاح کرنے لگے یہانتک کہ

پڑھے لکھون کی صحبت کے اثر سے بغیر پڑھے لکھون مین بھی

پاکی زبان اور لطافت بیان کی آگئی اور اس شہر مین اب تک

کم و بیش عورتین پڑھی لکھی اور شاعر ہوتی ہین پھر اب ہن

میرے باپ نے کہا کہ جب جلال الدین اکبر بادشاہ تخت

نشین ہوا تو اوس بادشاہ کی نیک خصلت کے سبب کہ وہ ہندو اور مسلمان مین

کچھ فرق چھوٹے بڑے کا نہین سمجھتا تھا بلکہ ہر ایک کے موافق رتبہ

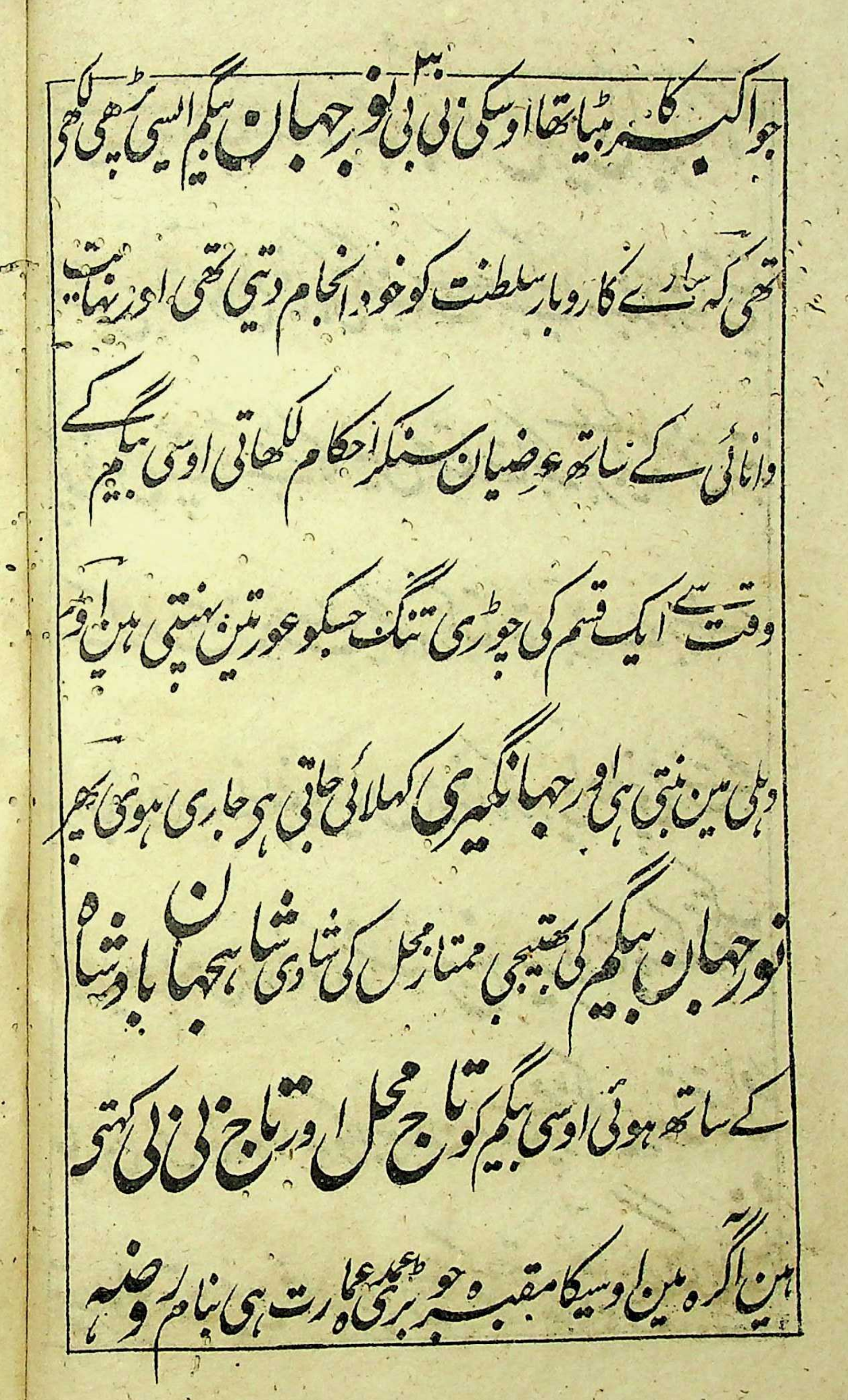
کے عزت و حرمت نگاہ رکھتا تھا بڑے بڑے

راجاؤن نے اپنی بیٹیان بادشاہ کو دین اور اپنی عزت سمجھے

اور یہ رسم اوس بادشاہ کی فرخ سیر بادشاہ کے وقت تک

جاری رہی تو وہ راجہ کی بیٹیان سب پڑھے لکھی ہوتی تھین اور

تمیز اور لیاقت مین شاہزادیون سے کم نہ تھین پھر جہانگیر بادشاہ



جو اکبر کا بیٹا تھا اوسکی بی بی نورجہان بیگم ایسی پڑھی لکھی
تھی کہ سارے کاروبار سلطنت کو خود انجام دیتی تھی اور نہایت
دانائی کے ساتھ عرضیان سنکر احکام لکھاتی اوسی بیگم کے
وقت سے ایک قسم کی جوڑی تنگ جسکو عورتین پہنتی ہین اور
دہلی مین بنتی ہی اور جہانگیری کہلائی جاتی ہی جاری ہوئی پھر
نورجہان بیگم کی بھتیجی ممتاز محل کی شادی شاہجہان بادشاہ
کے ساتھ ہوئی اوسی بیگم کو تاج محل اور تاج بی بی کہتے
ہین آگرہ مین اوسیکا مقبرہ جو بڑی عمدہ عمارت ہی بنام روضہ

تاج بی بی مشہور ہے یہ بیگم بھی خوب پڑھی لکھی قابل اور بڑی

ہوشیار تھی اور اپنی عقلمندی اور لیاقت سے بادشاہ کو ایسا تابع

اپنا کیا تھا کہ سوا ہی اوس بیگم کے اس بادشاہ نے دوسری

بیگم کوئی نہین کی اور بیگم مذکور کے مرنے کے بعد بھی بادشاہ

ازاد رہا اور اس بیگم کی دو بیٹیان بھی ایسی پڑھی لکھی تھین کہ

محلون کے حالات اور سلطنت کے واقعات اپنے

بھائیون کو خود لکھا کرتین پھر اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کی

بیٹی زیب النسا بیگم بڑی عالمہ اور شاعرگذری ہے اور سندی

اوستاد شاعرون مین شمار کیجاتی ہے پھر اب تک اکثر شاہزادیان

اور امیرزادیان پڑھی لکھی ہوتی تھین اور اب بھی امیرون کی

بہو بٹیان اکثر پڑھی لکھی موجود ہین ای بہن زبیدہ ایک دن

مین نے ایک امیرزادی سے جو پڑھی لکھی تھی اور ہر وقت کتاب

دیکھتی رہتی تھی پوچھا کہ بیگم صاحبہ تمکو خدا نے امیر پیدا کیا ہی

کسیکی محتاج نہین ہو پھر تم اسقدر تکلیف پڑھنے اور کتاب دیکھنے

کی کیون اوٹھاتی ہو کچھ اور کام کرو وہ ہنسی اور جواب دیا کہ چندی

سب چیز سے جی بھرتا ہے تین چیز سے انسانکا جی نہین بھرتا

روپیہ یعنی آسودگی اولاد علم ہمیشہ یہی جی چاہتا ہے

کہ خدا اور زیادہ دے اور کچھ حاصل ہو جاوے سوقت بہ ونیہ

اور اولاد کا تو کچھ ذکر نہین ہے مین تجھسے کتاب کا حال اور پڑھنے

لکھنے کا فائدہ ظاہر کرتی ہون کہ میرا باپ ایک اشراف اد

مفلس آدمی تھا معلمگری کرتا اور لڑکونکو پڑھاتا جو کچھ تنخواہ آتی

وہ کنبے کا خرچ تھا مین نے اپنے باپ سے گلستان اور بوستان اور

انشا خلیفہ فارسی مین پڑھلی اور جمع تفریق تضعیف ضرب تقسیم

و اربعہ متناسبہ حساب مین پڑھکر خوب یاد کرلیا پھر اپنے ساتھ

کی لڑکیون کو حساب کتاب اور پڑہنے مین شریک کر لیا وہ کہتی ہین

مجھکو استانی جی کہتی تہین اور اپنی حرف شناسی کی وجہہ بیان

کو ہی کتاب اردو کی ہومین خوب پڑہ لیتی ہون اور خط بھی لکھ سکتی

ہون اور جو پڑہنے سے مجھکو فائدہ ہوا اوسکی تفصیل یہ ہے تہا میرا جی

میرا جی بہین گہبراتا کتاب سامنے ہوتی ہو اور کتاب مجھسے

ایسی باتین کرتی ہو کہ اور کوئی کیا بات کریگا جب کتاب مین خوشی

کا مقام آجاتا ہے تو دل پر اثر خوشی کا ہوتا ہی اور رنج کی جگہ رنج

کا جیسے کوئی آدمی معقول آنکھون کے سامنے ہی آج جو مجھکو آسودگی

ہے اسے پڑھنے لکھنے کی بدولت اور علم کی وجہ سے کہ مین نے
اپنی مفلسی کا شکوہ کسی سے نہین کیا اور صبر و تحمل سے اپنی
فارغ البالی کی فکر مین رہی اور پانچ لڑکیون نے جو میری شاگرد
تھین ملکر تھوڑے روپیے سے تجارت شروع کی اور ایک بوڑھی
عورت بیچنے والی کو جو بڑی سچی اور امانت دار تھی درمیان
مین ڈالا اور ایک بڑے سوداگر سے سمجھا کیا کہ وہ ہمارے روپیہ
کو بھی اپنی تجارت مین شامل کرلے اور کوئی چیز نفع والی خرید کر
ہمکو نفع بھیجدیتے ہوے وہ سوداگر بڑا ایماندار اور مشہور آدمی تھا اور

قبول کیا، اور ایسی جلدی اوسی دن ایک چینز بدی اور پانچ

چار دنکے بعد ہمارے سو روپیہ کے ایک سو چالیس روپیہ بھیجد یئے

ہمنے وہ ایک سو چالیس روپیہ بھی اوسکے پاس بھیجے ایک مہینے

کے اندر ہمارے سو روپیہ دو سو ہو گئے پھر اسکی تفصیل فضول ہے

خلاصہ یہ کہ خدا نے آج وہ آسودگی دی ہے جو تو دیکھتی ہے

اب اپنا حساب آمدنی و نفع و نقصان کا خود کرتی ہوں اور ہر طرحا

روپیہ کا مال جا بجا دساور کو بھیجتی ہوں اور جا بجا سے طرح

طرح کا مال چلا آتا ہے بہت سے گماشتہ میری تجارت

کی کوٹھیون پر ہین اور میری ہی تدبیر سے ان باپ کو

خدا نے فراغت رزق کی دی کہ میری شادی ایک بڑے

امیر زادے سے ہوئی اگر اب تجارت نکیجاوے تو بھی میرے

شوہر کا بڑا گھر ہے اور خدا نے سب کچھ دیا ہے مگر مین نے

ابھی تک اپنی تجارت کو قایم کر رکھا ہے اور میرا بھی کارخانہ شوہر

کے کارخانہ سے کچھ کم نہین ہے اور وہ لڑکیان بھی مثل میرے

آسودہ ہین اب مین نے بصلاح اون لڑکیونکے ایک بڑا

مدرسہ بنایا ہے اوس مین لڑکون کو سب علوم پڑھائے

جاتے ہین یہان تک کہ جب استاد کو معلوم ہوتا ہے کہ

کوئی لڑکا کسی قوم کا نہایت کند ذہن ہے اور طبیعت اوسکی

لڑکے کی ہنر سیکھنے پر مایل معلوم ہوتی ہے اور پڑھنے

پر رجوع نہین ہے اور اوسکے ساتھہ کے لڑکے درجہ بالا پر

پہونچ گئے ہین تو ہماری کمیٹی سے حکم ہوتا ہے کہ

کارخانہ پیشہ وران مین داخل کیا جاوے اور وہ بھی کارخانہ ہمارا

ہے ہمنے یہ بات تجویز کی ہے کہ سب پیشون کا ایک

ایک معلم ہمارے سرکار سے تنخواہ پاتا ہے اول تو لڑکون

کو مدرسہ علمی مین تعلیم کی جاتی ہے جب دو تین مرتبہ کے

امتحان مین کچھ اُمید نہین ہوتی کہ یہ لڑکا پڑھیگا تب تعلیم خانہ

پیشہ وران مین بھیجا جاتا ہے اور اُوس کی طبیعت جس ہنر

سیکھنے پر مایل ہوتی ہے اُستاد لوگ کارخانہ کے سکھلاتے

ہین اس سے یہ بھی فایدہ حاصل ہوا کہ خدا نے سب طبیعتین

ایک سے نہین پیدا کی ہین اور نہ سب طبعیتون کو مناسبت علم

سے ہے مگر ہر طبیعت جداگانہ علم و ہنر سے مناسبت رکھتی

ہے پس جو طبیعت جس علم یا ہنر سے مناسبت رکھے

وہی اوسکو سکھلانا مفید ہے اِلّا معلّمون اور اُستادون

کی نگاہ شناخت صحیح ہونی چاہئیے اور کچھ دشواری نہین ہے

آپ بہن نہ بیدہ اوس امیرزادی کی آسودگی دیکھکر او

علم کی بدولت یہ دولت حاصل ہونے سے میرا دل سقدر

پڑھنے لکھنے پر آمادہ ہے کہ چاہے کچھ کیون نہو ایکدفعہ

پڑھنا لکھنا آجاوے اور جو باتین کہ اپنے باپ سے مین نے

سنی اور تمسے بیان کین وہ بھی اسی علم کا بیان ہے

یا ہنر کی داستان ہے ای بہن اب تم مجھکو پڑھا دو کہ مین

کہ تمھاری احسانمند رہون اسے اماں پھر ہین نے چندنی کو پڑھایا

اور لکھنا سکھا دیا تم جو مجھکو بیغیرت اور ذلیل سمجھتی ہو

اب تمھین انصاف کرو جب زبیدہ ماں سے یہ باتین

کہ چکی تب اوسکی ماں نے محبت سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا

کر زبیدہ کو گلے سے لگایا اور بہت پیار کیا اور کہا کہ اے

بیٹی ہمنے تجھکو کھوٹا نگینہ سمجھا تھا پر تو بڑی بیش قیمت

جواہرات مین سے ہے اب تو نے جو کچھ پڑھا ہی مجھکو اور اپنی

بڑی بہن کو پڑھا دے کہ ہم پڑھنے مین تیری فرمان

برداری مثل بڑے کے کرینگے زبیدہ نے عاجزی سے جھککر
مان کے قدمون پر سر رکھدیا اور سلام کیا اور دعا دیکر کہا
کہ خدا آپکو سلامت رکھے آج مین نے اپنے پڑھنے
کی داد اور مراد پائی انشاء اللہ تعالی ہر روز آپکی اور بہن صاحبہ
کی خدمت مین بہت صبح اوٹھکر کتاب لیکر حاضر ہوا کرونگی چنانچہ
زبیدہ نے ایسا ہی کیا اور اوس زبیدہ کے شاگردون نے
جو اونمین کئی آسودہ اور امیر زادیان تھین زبیدہ کا ایسا بڑا نام
کیا کہ خاص راجہ کا نائب جو ایک جوان علم والا خوب صورت

اور نیکبخت آدمی تھا اور لاکھون روپیہ کا مقدور رکھتا تھا بیدہ

کے ساتھ شادی کا خواستگار ہوا اور نہایت تمنا اور خوشی

سے اوس نیکذات بی بی سے شادی اوس نایب ریاست

کی ہوگیی فقط اے لڑکیو خدا تم سب کو ایسی توفیق

دے کہ علم کی بدولت تمکو بہتری اور بھلائی روز بروز

حاصل ہو اور خدا تمہاری عمرون مین برکت دے اور نیک

ڈھنگ نصیب کرے قسمت اچھی ہو آمین فقط

باب دوم مشتمل اوپر بارہ ۱۲ خطون کے جسکا ہر خط افادہ

علمی اور رسوم خانہ داری کی دستاویزہی

زبیدہ کے خطوط شاگردون کے نام

پہلا خط عمدہ کے نام بجواب اوسکے خط کے جسمین

حروف ابجد کا بیان ہے ۔ ہمشیرہ عزیزہ عمدہ سلمہا اللہ تعالے خط

تمہارا آیا حال معلوم ہوا تمنے جو حال ابجد کا پوچھا ہے لکھا جاتا ہے

کہ ابجد کے اٹھ کلمہ ہین ابجد ہوز حطی کلمن

سعفص قرشت ثخذ ضظغ یہ ابجد بنا علم نزدیک

اہل عرب کے شمار کیجاتی ہے اور یہ ستائیس حروف ہین

حروف ابجد کا بیان ۱۱

جو الف نے سے مین آتے ہین وجہ اس ترتیب بالا

سے لکھنے کی یہ ہے کہ شمار عددون اکائی کا جن حروف

سے ہوتا ہی وہ اول لکھئے جیسے ابجد

الف کا ایک ب کے ۲ ج کے ۳ د کے ۴ ہوز

ہ کے پانچ و کے ۶ ز کے ۷ حطی - ح

کے آٹھ ط کے ۹ ی کے ۱۰ آئندہ دہائیون کے

کلمہ سعفص تک چلے گئے ہین کلمن ک کے ۲۰

ل کے ۳۰ م کے ۴۰ ن کے ۵۰ سعفص

س کے ۶۰ ع کے ۷۰ ف کے ۸۰ ص کے ۹۰

اب آگے سیکڑون کے کلمہ ہزار تک یہ ہین قرشت

ثخذ ضظغ قرشت ق کے ۱۰۰ ر کے ۲۰۰ ش

کے ۳۰۰ ت کے ۴۰۰ ثخذ ث کے ۵۰۰

خ کے ۶۰۰ ذ کے ۷۰۰ ضظغ ض کے ۸۰۰

ظ کے ۹۰۰ غ کے ۱۰۰۰ تاریخ والے جو نام مین

تاریخ نکالتے ہین ان حرفون کی ترکیب دیگر عددون سے اس

سال کے پیدا کرتے ہین مثلاً کتاب باغ و بہار

تاریخی نام کتاب کا ہے عدد ہوے ۱۲۱۷ مراد یہ کہ

سال تاریخ ۱۲۱۷ تھا اور یہی نام کتاب کا ہے آئین

بھی پہلے اکائی کے عددون کو جوڑتے ہین جب سب

اکائیان آجاتی ہین تو جمع کی اکائی کو نیچے اکائی کے

لکھکر دہائی کو دہائی سے ملاتے ہین اور سیکڑے کو سیکڑے سے

جیساکہ جمع کے قاعدے مین پڑہایا تھا اور ریاضی اور حساب

والے لوگ ابجد کے حرفون سے بہت کام لیتے ہین تم

مبادی الحساب کو دیکھو اور حساب کے قاعدون کو خوب

یاد رکھنا کہ تمہارے گھر کے حساب ہونگے بڑے کام آئینگے

خط دوم بہن میری سندر خوش و آباد رہو خط تمہارا

پہونچا تمنے جو زیور کے نام دریافت کئے ہیں کہ مسلمانوں مین

کیا کیا زیور ہوتا ہے تفصیل اوسکی لکھی جاتی ہے

موقع	نام زیور
سر کا	جھومر سادہ یا جڑاو
ماتھے کا	ٹیکا
کانون کا	کرن پھول بالیان پتی یا پتے

موقع	نام زیور		
گلے کا	دُگدگی	چگنو	توڑا
	ہار جڑاو		
ہاتھوں کا	چوہشن	پہونچی	کڑے طلائی
پاؤں کا	پازیب	جھانجن	چوڑی نقرہ
	چھلے پاؤں کے		

زیادہ دعا اور خدا تمھاری سب مرادین پوری کرے - فقط

خط سوم بہن عزیزہ میری جیندنی خوش و خورم رہو

تمھارے خط کو مین دیکھکر بہت خوش ہوئی بہت
صاف لکھتی ہو اور اچھا لکھتی ہو اور خط کے لکھنے کا
ڈھنگ ایسا ہی چاہئے کہ جیسے باتین کرتے ہین انشا پردازی مین
اصل مطلب جاتا رہتا ہی صاف صاف لکھنے کی کیا بات
ہی تمنے کئی سوال کئے ہین کہ علم اور جہل مین کیا فرق
ہے دوسرے اگر لڑکیان نے پڑھی ہون تو کیا قباحت
ہے تیسرے کس درجہ تک تعلیم لڑکیون کو مفید ہے
اور تعلیم کس قسم کی ہو چوتھے معلم اگر مرد ہو تو اوس

مین کیا کیا صفتین چاہئین اور اگر عورت ہو تو اوس مین
کیا صفت ہو جواب پہلے سوال کا یہ ہی کہ علم اور
جہل مین ایسا فرق ہے جیسا اندھیرا اور اوجالا آسمان مین
اور زمین مین یا زندہ اور مردہ مین یا انسان اور جانور مین اگر
اسپر بھی نسمجھو تو ایک مثال کہون کہ پیشتر دستور تھا کہ
شوہر کی لاش کے ساتھ عورت ستی ہو جاتی تھی
اور کنبے کے لوگ اوس بیچاری کو جیتی جان جانے
کیواسطے قضا سے بڑھکر آمادہ ہو جاتے تھے اور

سیکڑوں جانیں ایسی ہی کھوئی گئیں اور کسی بادشاہ نے

خیال بھی نکیا اور وہ عورتیں جاہلہ خودکشی پر آپ مستعد

ہو جاتی تھیں جب سے کہ ایک علم و حکمت والے بادشاہ

انگریزی کی سلطنت ہوی اور تعلیم نے جہالت کو مٹایا

تو ستی ہونا یک قلم موقوف ہوگیا اب انصاف کرو کہ

ناحق جان کھو دینا حرکت جہالت کی تھی یا جان کا بچانا

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر عورتیں جاہل ہوں

ساس سے سسر سے لڑیں تو زہر کھالیں کنوئیں

مین کو پڑہین سنے تمیز ہون نے ادب ہون بیحیا

ہون بیقصد ہون نالائق ہون اور ہر ایک عمر کی

مثالیں دے سکتی ہون مگر طول سمجھکر مختصر لکھا ہے تیسرے

سوال کا جواب یہ ہے کہ دوسرے کا صاف لکھنا

پڑھ سکیں اور آپ اپنا مطلب لکھ سکیں بعضے صورتوں مین

کوئی بھید کی بات ہوتی ہے کہ سوائے اپنے شوہر کے دوسرے

کا مطلع کرنا بہتر نہین ہوتا ہے اور شوہر کہین دور بر سر

روزگار ہو تو خود اپنے قلم سے حال لکھنا کیسی عمدہ بات

ہے اور شوہر جو لکھے اُوسکو خود پڑھنا کیا اچھی بات ہے

شوہر اور زوجہ کی باتون مین تیسرے شخص کا واقف ہونا

یا خط پڑھنا نہایت بُرا ہے اگر نوشت خواند کی تعلیم کے بعد

علم ڈاکٹری جسکو علم طب اور حکمت کہتے ہین لڑکیون کا پڑھایا

جاوے تو نہایت سودمند ہے کسواسطے کہ بعضی بیماریان

خاص جو عورتون کو ہوا کرتی ہین اور طبیب کے سامنے بیان کرنا

موجب شرم کا ہوتا ہے تو اس پوشیدہ کرنے مین اکثر

بیمار کی جان جاتی ہے یا مرض طول پکڑتا ہے اور جب

عورتون کی طبیبہ عورتین ہونگی تو خلقت خدا کو بھی فایدہ پہونچیگا
اور وہ عورتین طبیبہ بھی اس وجہ سے اپنی معاش حاصل کر سکتی ہین
چوتھا جواب یہ ہے کہ اگر مرد معلم ہو تو اوس مین یہ صفتین
درکار ہین اول وہ پختہ عمر کا شخص اور صاحب اولاد ہو اور
لڑکیون کو مثل اپنے بچونکے سمجھے بلکہ بول چال مین بھی بیٹی
یا بہن کر کے بات کرے اور چند معتمد شخص کی اوسکی
نیکبختی اور اچھی تعلیم کی بابت تصدیق ہو جاوے اور عورت
معلمہ ہو تو اوسکی شرافت اور نیکی اور تعلیم یافتگی کا

بھی استغنا کر لیا جاوے تا کہ لڑکیوں پردہ داری کی پوری
محافظت ہو سکے زیادہ دعا اور تمنے جو تعلیم لڑکیوں کے معاملے
مین قدم رکھا ہے خدا تمکو اور نیک توفیق دیوے چوتھا

خط زبیدہ کا باپ کو جناب قبلہ دوجہان وکعبۂ دین
و ایمان سلامت آرزوی قدمبوسی و بجا آوری آداب کے بعد
عرض کرتی ہون کہ یہان خیریت ہے اور آپکے مزاج اقدس کی
خیر و عافیت جناب الٰہی سے مطلوب ہے جناب مین بہت روز ون
سے کوئی عنایت نامہ صادر نہین ہوا نہایت فکرمند تھی

ہون اور آپ نے اپنی تجارت کے کاروبار اور اسکے

منافع کا حال نہین لکھا اب لکھیے عرصہ اٹھ روز سے داود کے

باپ اپنے روزگار پر گیے ہین اس سبب سے کاروبار گھر کا اور

قسم کی خبر گیری مجھکو کرنی پڑتی ہی فرصت نہین

ہوتی اگر عرضی کے بھیجنے مین توقف سمجھا جاوے

تو امیدوار معافی تقصیر کی ہون داود کا آداب قبول ہو

عرض عاجزہ زبیدہ معروضہ تاریخ فلان

پانچوان خط

زبیدہ کا مان کو جناب والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ سلامت

بعد اداب و تسلیمات و آرزوی قدمبوسی کی عرض ہے

کہ میرا دل آپکی قدمبوسی کو بہت چاہتا ہی مگر آپ کا

دل میرے ملنے اور دیکھنے کو نہیں چاہتا برسوں سے

انتظار ہے کہ اتان کب بولائین اتان کب بولائین لیکن

آپ نہین بولاتین خیر آپکو اختیار ہی ہندوی اماں کی اگر

پاس بھیجتی ہون کپڑہ مطابق تفصیل کی بھیجدیجئے -

تھان گلبدن بنارسی تھان چھپا سلائیدار سرخ کریب سرخ

داووی پنجابی بقدر دو

سرخ اودی

دو ۲

تھان جالی پھولدار	دوپٹہ بنارسی مع آنچل پلو قیمتی	دوپٹہ بنارسی
عرض ۱۰ گرہ	۵ ماہ	قیمتی ۱۰ ماہ
یک	یک	یک

اور انہی روزہ حساب کے جو دام بچ رہین اوسکا اور کپڑا حسب

پسند اپنے خرید کرکے بھیجدیجئے اور اگر زیادہ اوٹھ جاوے

تو منگا لیجئے جناب من لڑکے کی شادی ہین ہرگز مجھکو فضول خرچ

کرنا منظور نہین ہے یہ سب حماقت کی حرکتین سمجھی جاتی ہین کہ

پانسو روپیہ کی آتشبازی چھوڑی یا ہزار روپیہ کھیسہ مین

پھینکدیا یا پانسو روپیہ کی آرائش لٹوادی یا روز شادی ہے

بہت پہلے سے ناچ رنگ کی محفلین شروع کرادین

غور کیجیے کہ روپیہ بہت مشکل سے پیدا ہوتا ہے خرچ اسکا

شادی و غمی مین واجبی اندازہ اور معقول صرف سے ہرگز زیادہ بار

نکرنا چاہیے مین نے اور میری شاگرد ہنبلیون نے جملہ فضول

خرچیون کے چھوڑ دینے کا عہد کر لیا ہے سنو امان جان اگر

روپیہ لباس اور زیور اور آرایش و درستی مکان یا درستی سامان

مین لگایا جاوے تو گو کہ ضرورت سے زیادہ اُن چیزون مین بھی

خرچ کرنا فضولی مین داخل ہے مگر اسقدر کہ نقد کی عوض

مین جنس حاصل ہوئی ہی یہان تک کچھ قباحت نہین زیادہ

آداب فقط چھٹا خط زبیدہ کا بھائی کو برادر بجان ابر

بلکہ از جان بہتر واز جہان خوشتر مرزا محمد ایوب زندہ رکھے تمکو

اللہ اور زیادہ کرے مرتبہ تمھارا آج کئی دنسے میری بائین

آنکھ پھڑکتی تھی مثل ہے کہ آنکھ پھڑکے بائین یا بیر ملے

یا سائین اور انتظار تمھارے خط کا تھا کوا ابھی کوٹھے پر

بول رہا تھا کہ تمھارا آدمی ابراہیم مع چار بہنگی آم ولایتی

اور ایک بہنگی شیرینی کے آیا اور تمھارا خط دیا مین نے

کسی قدر عبارت آرائی سیدین آمونکی چھوٹی بھائیکو ۱۲

آنکھون تب سے لگایا اور نصف الملاقات کا پورا لطف اوٹھایا
خوشی کیوجہ سے چہرہ سرخ تھا اور محبت کے مارے
آنکھوںمین آنسو بھرے ہوئے خط کو پڑھتی تھی تمھاری خیر و عافیت
سنکر جان مین جان آگیئی روح قالب مین سماگیی سجدہ شکر
کا ادا کیا میرے واسطے جو تمنے آم بھیجے یہ تمھاری خاص
محبت کا باعث ہے اور بچون کے واسطے جو شیرینی بھیجی
کچھ اونکی میٹھی باتین تمکو پسند آئی ہونگی آمون کی تعریف
نہین ہوسکتی اونکی خوبصورتی کا بیان کرون یا اونکی حلاوت

اور خوش ذایقه هونے مین شیرین زبان هون هر ایک

آم تشبیه مین اوس طوطی جنت کی مثال هے جو شکر

گفتاری سے مالامال هے شیرینی سے لبریز سبزی

اوسکی طائر سبز پوش سے تیز زمردین لباس وضع کا

ساده نے پر اوڑجانے پر آماده طوطی کی صرف

زبان شیرین بیان یه همه تن شکر نشان اے بهائی

انهین آمون کے واسطے خضر نے دنیا کو چهوڑا هے جو کچه

اونکے اوصاف مین لکهیے وه تهوڑا هے اپنی دلهن کو

ہمیری طرف سے بہت دعا کہدینا اور خدا فرزند با اقبال عطا کرے

ساتوان خط زبیدہ کا اپنی بڑی بہن زبیدہ کو

ہمشیرہ صاحبہ مشفقہ مکرمہ سلامت بعد تسلیمات و آرزوی

ملاقات کے عرض کرتی ہون کہ یہان سب طرح خیریت ہے

اور آپکی خیر و عافیت ہمیشہ درگاہ الہی سی چاہتی ہون نوازش

نامہ آپکا آیا حال دریافت ہوا جنابمن موجب آپکے لکھنے کے

مبلغ سو روپیہ ہنڈوی کراکے ارسال کرتی ہون اور یہ

ہنڈوی درشنی ہے اوپر دوکان لالہ گلاب رای وکھن لال

سناہو کے بیٹے کی ہنڈاون بحساب ایک روپیہ سیکڑا کے

یہان سے مین نے دیدیا ہے آپ پورا روپیہ وہان وصول کر لین

برخوردار حسن مرزا کو دعا اور برخوردار مذکور کیواسطے

کتاب انوار سہیلی کہ حکمت اور دانائی سے بھری ہوئی

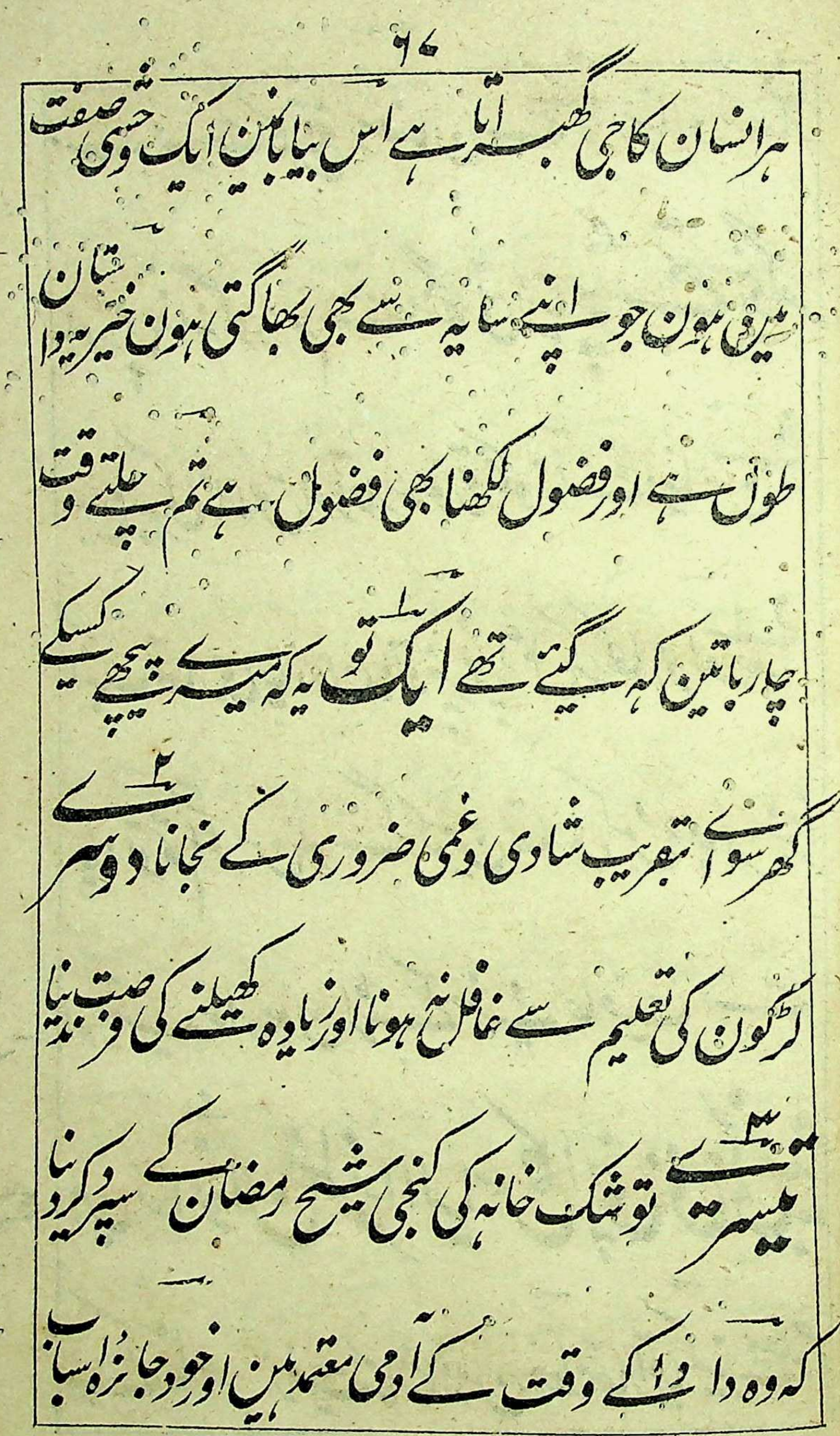
ہے بھیجتی ہون برخوردار مذکور کو چاہئیے کہ اس کتاب

کو کہانی سمجھکر نہ پڑھے بلکہ ایک قانون حکمت کا جانکر

ہر ایک بات سمجھ کر دھیان کرے - اور جو کچھ

اوس مین باتین دوست دشمن کے شناخت کی اور رنج

واجبات اور صبر و شکر و قناعت اور سعی روزگار اور
تلاش معاش اور حاکم وقت کی اطاعت اور زندگی کو بیکاری
اور واہیات مین نہ صرف کرنے کے باب مین ہین انکو
بغور دیکھے کہ اوس کی تمیز اور اخلاق اور عادت مین ضرور
اثر کرینگی اور وہ کتاب ایسی دلچسپ ہے کہ پڑھنے والے
کا جی لگتا ہے زیادہ حد ادب آٹھوان خط زبیدہ کا اپنے
شوہر مرزا الیاس کے نام صاحب من یہ تمھارا گھر بغیر
تمھارے ایک ایسے بیابان کے مانند نظر آتا ہے جس سے



ہر انسان کا جی گھبراتا ہے اس بیابان ایک وحشی صفت
پری ہوں جو اپنے سایہ سے بھی بھاگتی ہوں خیر یہ داستان
طول ہے اور فضول لکھنا بھی فضول ہے تم چلتے وقت
چار باتیں کہہ گئے تھے ایک تو یہ کہ میرے پیچھے کسیکے
گھر سوائے تقریب شادی و غمی ضروری کے نجانا دوسرے
لڑکوں کی تعلیم سے غافل نہ ہونا اور زیادہ کھیلنے کی صحبت نہ دینا
تیسرے توشک خانہ کی کنجی شیخ رمضان کے سپرد کردینا
کہ وہ دادا کے وقت کے آدمی معتمد ہیں اور خود جائزہ اسباب

مندرجہ فہرست کا تیغ رمضان سے کرتے رہنا اور مصارف

باورچی خانہ گودام سے منگاتی رہنا چوتھے یہ کہ گھر

مین باہر کی نالائق اور آوارہ عورتونکو نہ آنے دینا مین نے

ابتک تمھاری چارون باتونپر پورا عمل کر رکھا ہی اور خدا نے

چاہا تو تم اگر سن لوگے کہ مین تمھاری کس درجہ فرمانبردار

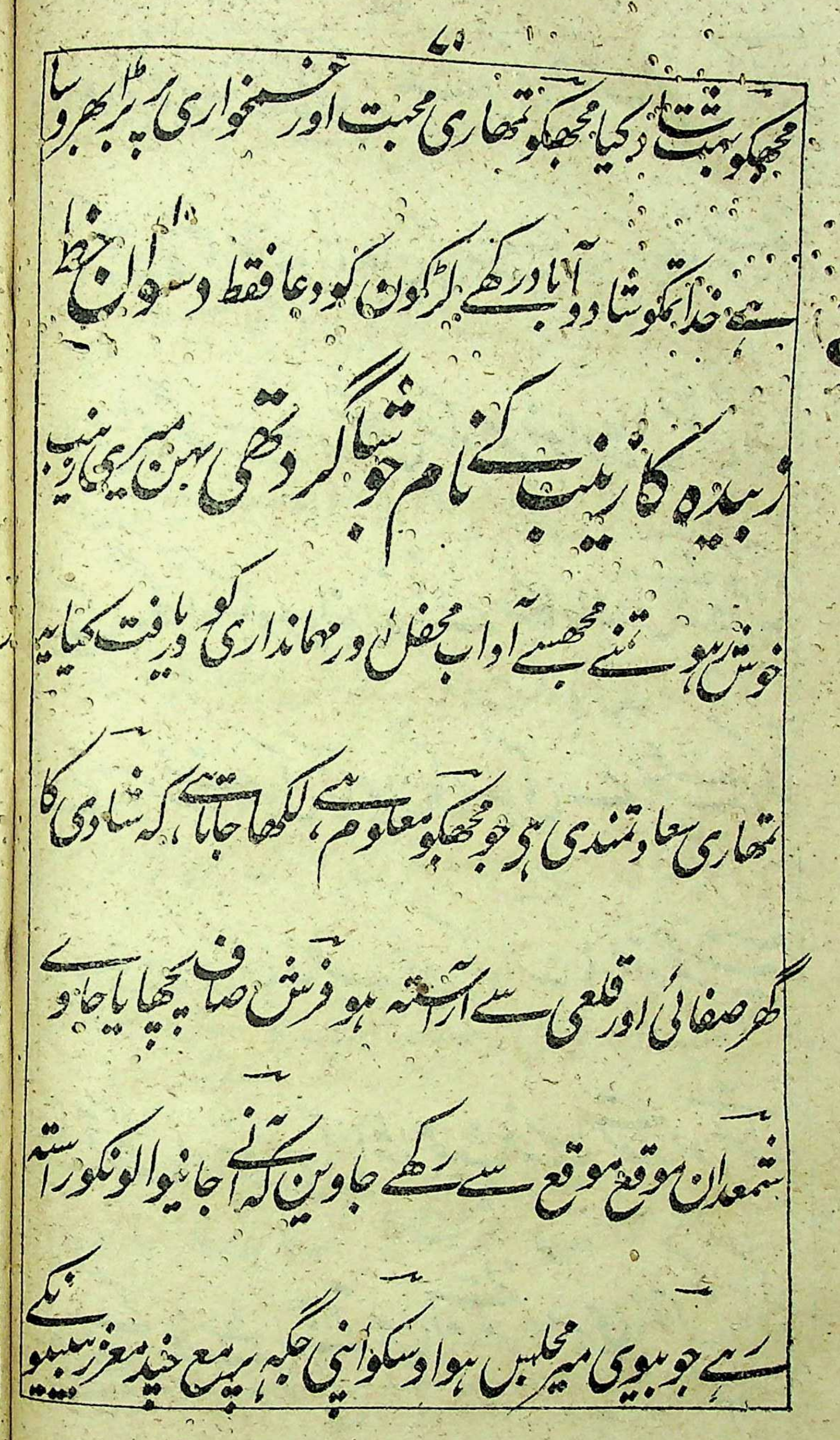
اور خیر خواہ ہون لڑکے خیر و عافیت سے

ہین فقط نواں خط مرزا الیاس کا اپنی بی بی زینت بیدہ

کے نام زینت کاشانہ من خط تمھارا آیا کیفیت معلوم

علامت ... [illegible]

ہوی تم طبیعت پر پریشانی کو نہ آنے دیا کرو اگر تم ابتداجی کتاب
دیکھتے اور تاریخ بادشاہون کی سیر سے بہلایا کرو تمکو تو خدانے
علم دیا ہے گھبرائے وہ شخص جسکو علم نہو اور جاہل مثل وحشی
کے ہو گھر اوسکو ویرانہ نظر آوے جسکا خانہ دل علم سے ویران ہو
تمنے تو سب قسم کی کتابون کی سیر کی ہے پھر غم کھانا
اور وحشت لانا کیا خاطر جمع رکھو انشاءاللہ ہم عنقریب
آتے ہین اور چند طرح کی اشیا عجیب و غریب تمہارے اور تمہارے
بچون کے واسطے لاتے ہین اور تمنے جو میری باتون کو یاد کیا



مجھکو بہت شاد کیا مجھکو تمہاری محبت اور غمخواری پر بڑا بھروسا

ہے خدا تمکو شاد و آباد رکھے لڑکون کو دعا فقط دستخط اماں جان

زبیدہ کا زینب کے نام جو شاگرد تھی بہن میری پیاری زینب

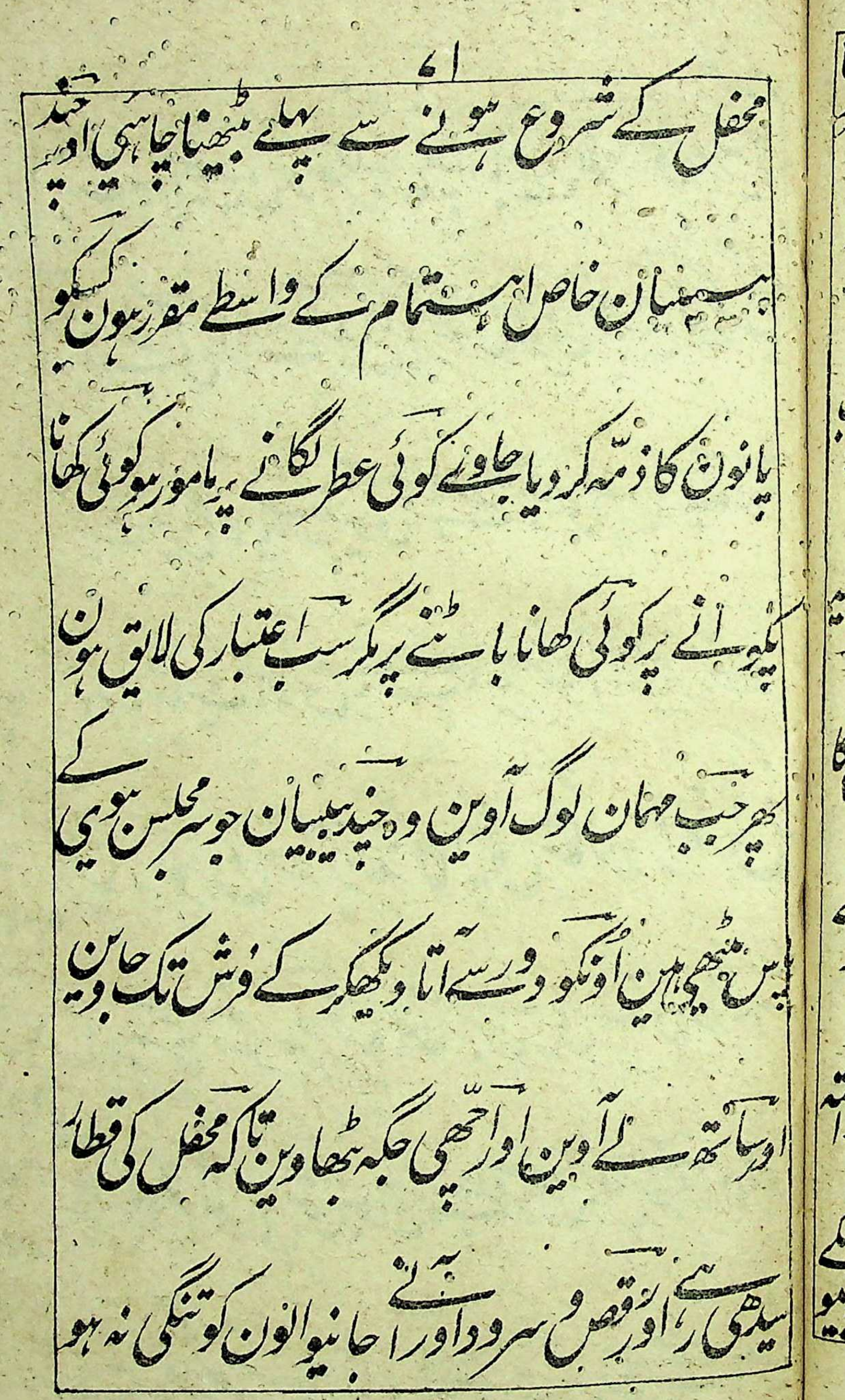
خوش ہوئے تمنے مجھسے آداب محفل اور مہمانداری کو دریافت کیا یہ

تمہاری سعادتمندی ہی جو مجھکو معلوم ہے لکھا جاتا ہے کہ شادی کا

گھر صفائی اور قلعی سے آراستہ ہو فرش صاف بچھایا جاوے

شمعدان موقع موقع سے رکھے جاوین کہ آنے جانیوالونکو راستہ

رہے جو بیوی میر مجلس ہو اوسکو اپنی جگہ پر مع چند معزز بیبیونکے



محفل کے شروع ہونے سے پہلے بیٹھنا چاہیئے اور چند
بیبیان خاص اہتمام کے واسطے مقرر ہون کہ کسیکو
پانون کا ذمّہ کر دیا جاوے کوئی عطر لگانے پر مامور ہو کوئی کھانا
پکانے پر کوئی کھانا بانٹنے پر مگر سب اعتبار کی لایق ہون
پھر جب مہمان لوگ آوین وہ چند بیبیان جو سر مجلس ہوی کے
پاس بیٹھی ہین اونکو دور سے آتا دیکھکر فرش تک جاوین
اور ساتھ لے آوین اور اچھی جگہ بٹھاوین تاکہ محفل کی قطار
سیدھی رہے اور رقص و سرود اور آنے جانیوالون کو تنگی نہ ہو

جب وہ اٹھین تو سر مجلس چند باتین خلاف طرحداری و غیرہ و عافیت

پہونچنے کی کرے لیکن یاد رکھو کہ شادیکی محفلین فحش گان لیا

گیت مین گانا بیبیونکی زبانسے ہنسی مین ایک دوسرے

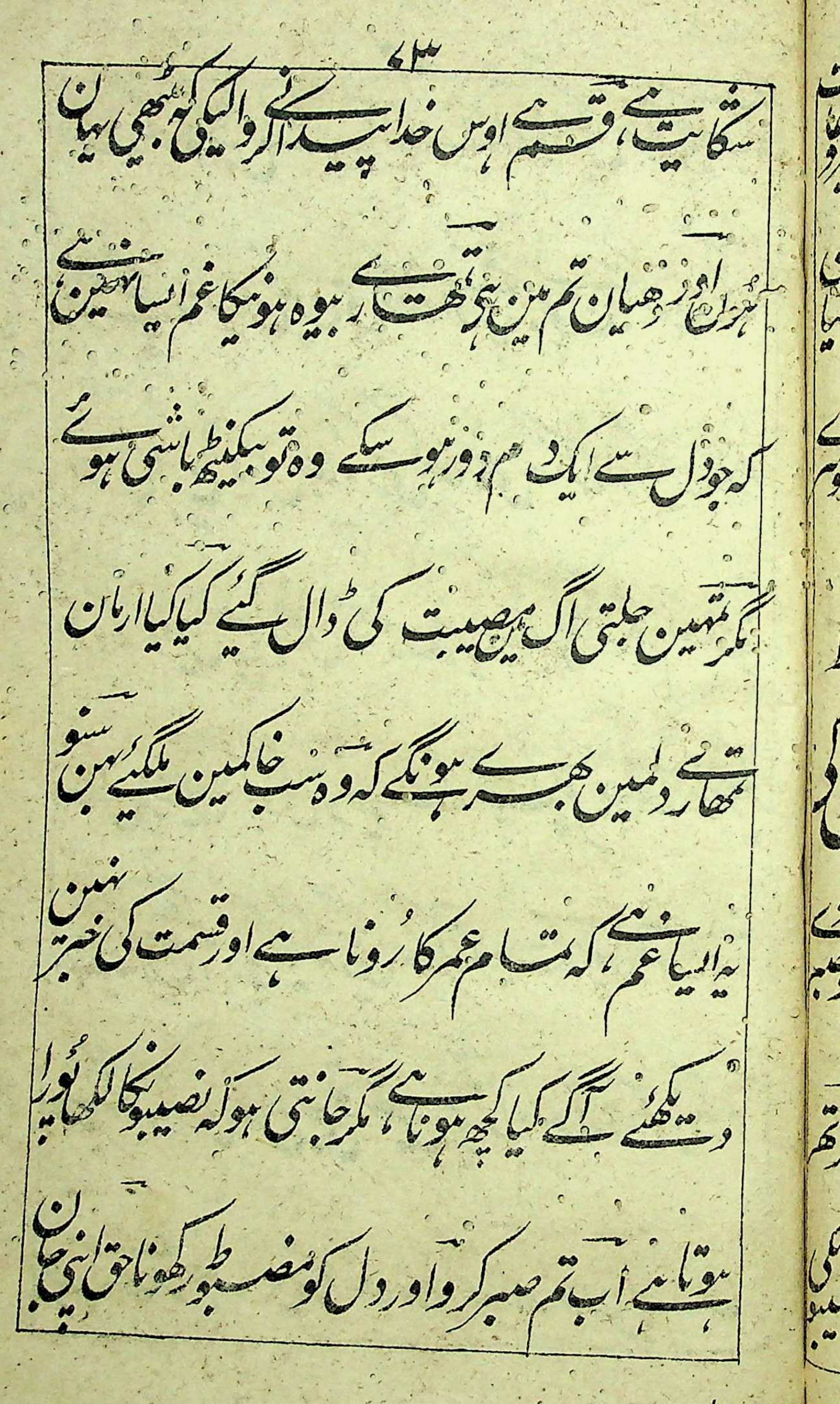
کو کہنا نہایت نالائق بات ہے آیندہ تمکو اختیار ہے فقط

گیارہوان خط زبیدہ کا اپنی شاگرد ام دئی کو

نام جسکا شوہر مرگیا تھا بہن بیبی ام دئی خدا تمکو صبر دے

جس حال کو لکھنا چاہتی ہون پہلے اوس سے دل بھر آتا ہے اور ہاتھ

کانپتا ہے قلم تھرتھراتا ہے یہ مصیبت کی حکایت بانصیبونکی



شکایت ہے قسمت سے اوس خدا پیدا کرنیوالیکی کہ تھی یہان

ہرگز نہ تھیان تم مین یہی تھا رہے بیوہ ہونیکا غم ایسا نہین ہے

کہ جو دل سے ایکدم دور ہو سکے وہ تو بیکنٹھ باشی ہوئے

مگر تمہین جلتی آگ مین مصیبت کی ڈال گئے کیا کیا ارمان

تمھارے دل مین بھرے ہونگے کہ وہ سب خاک مین ملگئے ہین سنو

یہ ایسا غم ہے کہ تمام عمر کا رونا ہے اور قسمت کی خبر نہین

دیکھئے آگے کیا کچھ ہوتا ہے مگر جانتی ہو کہ نصیبونکا لکھا پورا

ہوتا ہے اب تم صبر کرو اور دل کو مضبوط رکھو ناحق اپنی جان

مت کھوؤ جس نے پیدا کیا ہے اور اوسکی طرف سکو جانا ہے
اوسکے دھیان مین جی لگاؤ اور اپنے بچون سے کہ یہ زندگی
نشانی ہین دل بہلاؤ کبھی کتھا بھی سنا کرو اور گیان مالا پڑھا
کرو کہ اوسمین اچھی اچھی نصیحتین ہین یہ سمجھو کہ اگر تم رات دن اپنا
حال پریشان رکھوگی تو چھوٹے چھوٹے بچے جو تمھارا منہ دیکھکر
جیتے ہین اونکے دلپر کیا گذریگی صبر کرنا بہت اچھا ہے اور سوا
صبر کے اور کوئی علاج بھی تو نہین ہے تم اوس وقت کو یاد کرو
جب تمھارے ہمسائی کا خاوند مرا تھا اور اوس بیچاری

کی کچھ اولاد بھی نتھی تو تم نے اوسکو کیسا سمجھایا تھا کہ وہ
اپنا غم بھول گئی تھی تم شکر کرو کہ خدا نے تمکو اولاد
دی ہے مین صبر کرو اور دن زندگی کے کاٹو بابو ہوا

خط زبیدہ کا اپنی شاگرد گنگا دیی کی نام جسکا
بیٹا مرگیا تھا

بہن عزیز میری گنگا دیی آج مین نے سنا کہ
تمھارا لڑکا تین چار برس کا چیچک کے مرض مین مرگیا ہی مین تمسے پہلے
کہتی تھی کہ چیچک کو تم لوگون نے دیوتا سمجھ رکھا ہے
یہ تو بیماری بلا ہے تم ٹیکہ لگوادو تمنے نمانا اور مین نے

تم نے بیسیوں بچوں کا ٹیکہ کی بابت چیچک سے

محفوظ رہنا سچ سچ بیان کیا تھا افسوس تم نہ سمجھیں اور

اوس نے بچے کو اپنی جہالت سے کھو دیا تیسرے جی چلیا ہے

تو زبان پر بھی آتا ہے ہان تمھارا بھی کچھ قصور نہین بان جو

کچھ اپنی اولاد کے بچاو کیواسطے سوچے اوس سے کچھ دور نہین

مگر تقدیر کی کس کو خبر ہے تم کیا جانتی تھین کہ یہ کھیلتا بالتا

ایکا ایکی اوٹھ جائیگا اور تم کو روتا چھوڑیگا خیر خدا کے مرضی

سے کچھ چارہ نہین اب صبر کرو اور وہ جس کی امانت تھا

اوس کے پاس گیا خدا اون بچونکو تمھارے زندہ رکھے دیکھو
اپنے غم نکرو ورنہ بچے پریشان ہونگے اونکی سلامتی چاہو اور کتاب
دیکھنے مین مصروف رہو خدا تمھارے دل کو چین دے

باب سوم سدا سوہاگ منظوم

اول مصنف کی مناجات بجناب قاضی الحاجات

ای شاہ جہان خداوند	یہ بندہ ہے تیرا آرزومند
کہتا ہی یہی بعجز و زاری	تجھسے بہزار انکساری
بیمار ہے یہ علیل مضطر	ای میرے خدا میری مدد کر

تخلص مصنف کا

یارب تو امیدگاہ عالم | یارب تو ہے پناہ عالم

یارب ہے تو بادشاہ اعلیٰ | یارب ہے تیری بارگاہ اعلیٰ

عاجز ہے مصنف سخنور | سجدہ مین ہے عاجزانہ یہ سر

یارب میرے عاقبت ہو بالخیر | ہو مجھکو نصیب خلد کی سیر

عزت سے کٹے یہ زندگانی | با عیش و نشاط و شادمانی

دنیا مین نہووے رنج اصلا | اور غم ہو تو غم ہو عاقبت کا

یارب ہو میری زبان مین تاثیر | ہو قابل داد میری تقریر

دے میری زبان مین فصاحت | ہو میرے بیان مین بلاغت

گر نثر پڑھوں تو پر اثر ہو — اور نظم لکھوں تو خوبتر ہو

ہو نثر فقرے مسلسل — اور شعر ہوں معنی مدلل

تصنیف یہ کی کتاب میں نے — الحق لکھی لاجواب میں نے

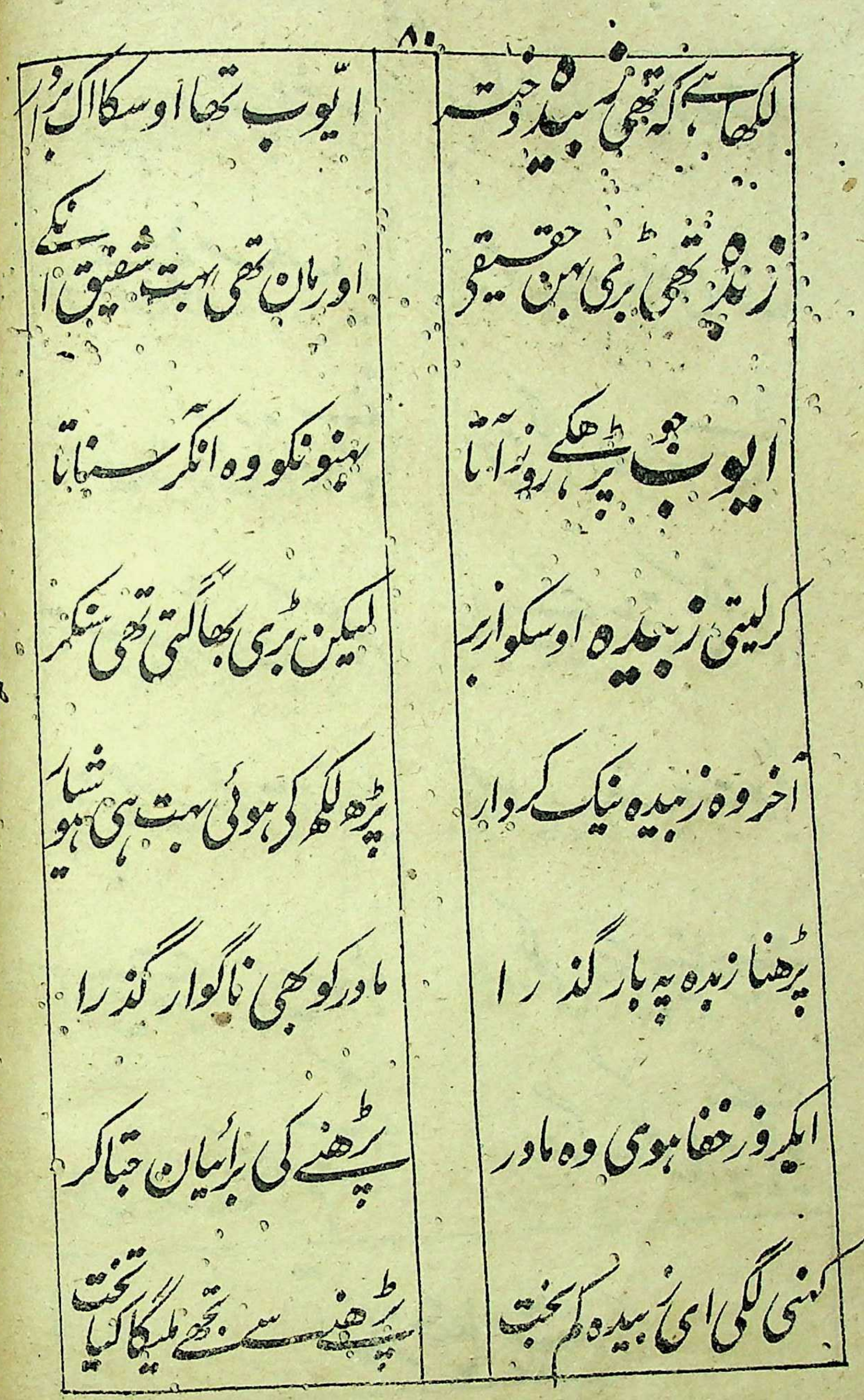
تا سہل ہو لڑکیوں کی تعلیم — دلچسپ رہے سبق کی تفہیم

ہو پڑھنے سے شوق اور زاید — حاصل ہوا و نھیں بہت فوائد

اول تو یہ ہے زبان دہلی — اور لکھی بھی داستان دہلی

ہیں اس میں کلام عورتوں کے — اور ڈھنگ لکھی ہیں لڑکیوں کے

آغاز حکایت



لکھا ہے کہ تھی زبیدہ دختر — ایوب تھا اوسکا اک برادر

زبیدہ تھی بڑی بہن حقیقی — اور ہاں تھی بہت شفیق انکی

ایوب جو پڑھکے روز آتا — بہنونکو وہ آنکر سناتا

کرلیتی زبیدہ اوسکو ازبر — لیکن بڑی بھاگتی تھی سنکر

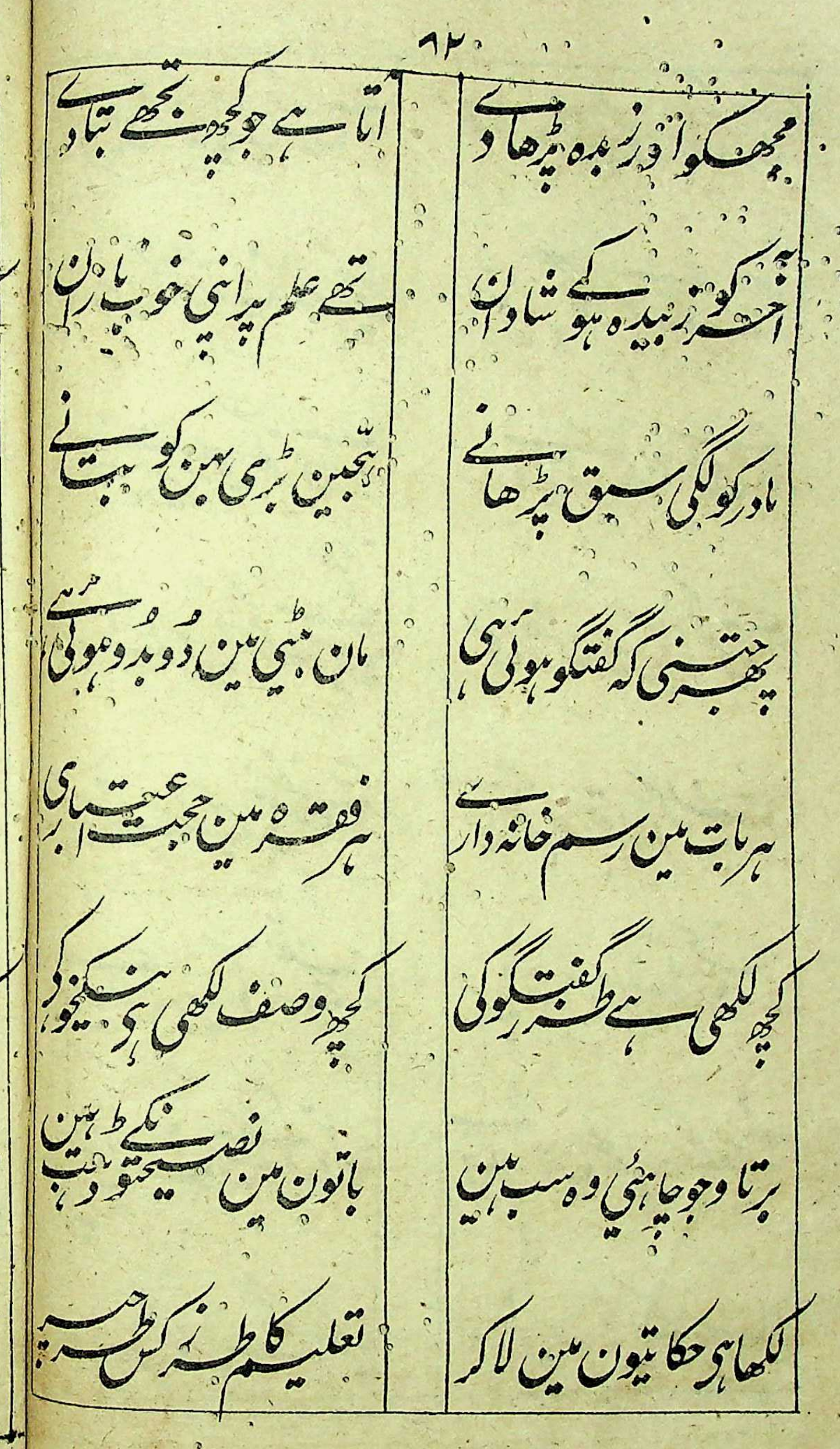
آخر وہ زبیدہ نیک کردار — پڑھ لکھ کی ہوئی بہت ہی ہوشیار

پڑھنا زبیدہ پہ بار گذرا — مادر کو بھی ناگوار گذرا

اکروز خفا ہوی وہ مادر — پڑھنے کی برائیاں جتاکر

کہنے لگی ای زبیدہ کم بخت — پڑھنے سے تجھے ملیگا کیا تخت

کنبے مین کوئی پڑھی نہین ہے	عورت بھی پڑھی ہوئی کہین ہے
افسوس کہ تو نے نام کھویا	ماتھے پہ لگا ہمارے ٹیکا
جو پاس سے تیرے ابھی کھڑی ہے	زبدہ یہ تیری بہن بڑی ہے
دیکھ اسکے ہین ڈھنگ سب نئے	ملتی نہین یہ پڑھی لکھی سے
پڑھنے سے مجھے ہے سخت نفرت	کیا علم سے عورتون کو نسبت
پھر اوس سے زبیدہ کی ہے تقریر	ہر بات مین پند کی ہے تحریر
پھر بیٹی نے مان کو کر قایل	جتلائے ہین علم کے دلایل
نادم ہوئی مان نے گلے لگایا	اور بیٹی نے اسکو یہ سنایا



مجھکو اور زبیدہ پڑھاوے — آتا ہے جو کچھ تجھے بتاوے

آخر کو زبیدہ ہوکے شادان — تھے علم پہ اپنی خوب نازان

اور کو لگی سبق پڑھانے — بیٹھین بڑی بہن کو بتانے

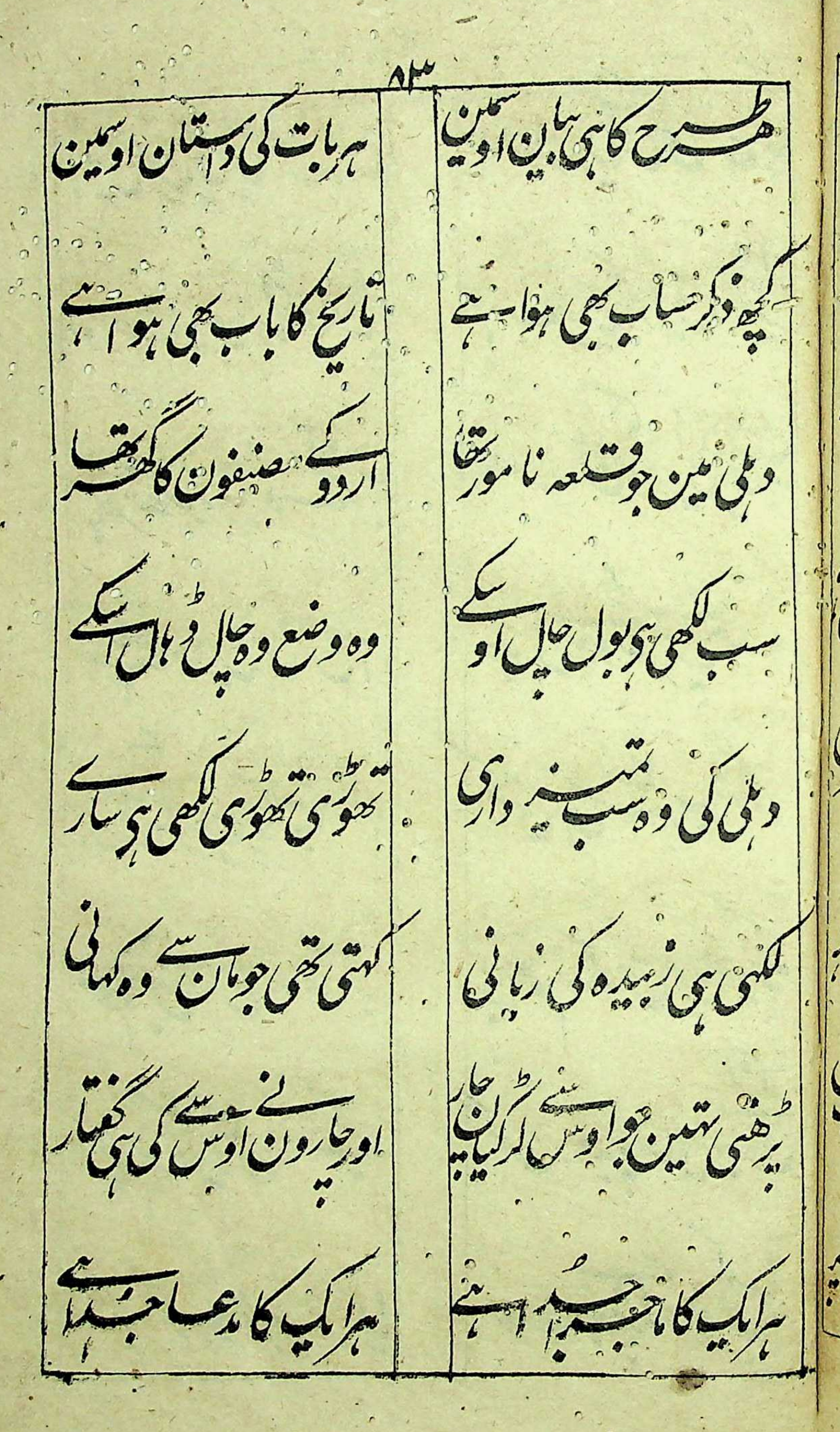
پھر جتنی کہ گفتگو ہوئی ہی — مان بیٹی مین دو بدو ہوئی ہے

ہر بات مین رسم خانہ داری — ہر فقرہ مین محبت اور عیاری

کچھ لکھی ہے طرز گفتگو کی — کچھ وصف لکھی ہی نیکخو کی

برتاو جو چاہئی وہ سب ہین — باتون مین نصیحتون کے ڈھب ہین

لکھا ہی حکایتون مین لاکر — تعلیم کا طرز کس طرح ہے



ہر طرح کا ہی بیان اوسمین — ہر بات کی داستان اوسمین

کچھ ذکر حساب بھی ہوا ہے — تاریخ کا باب بھی ہوا ہے

دہلی مین جو قلعہ نامور تھا — اردو کے مصنفون کا گھر تھا

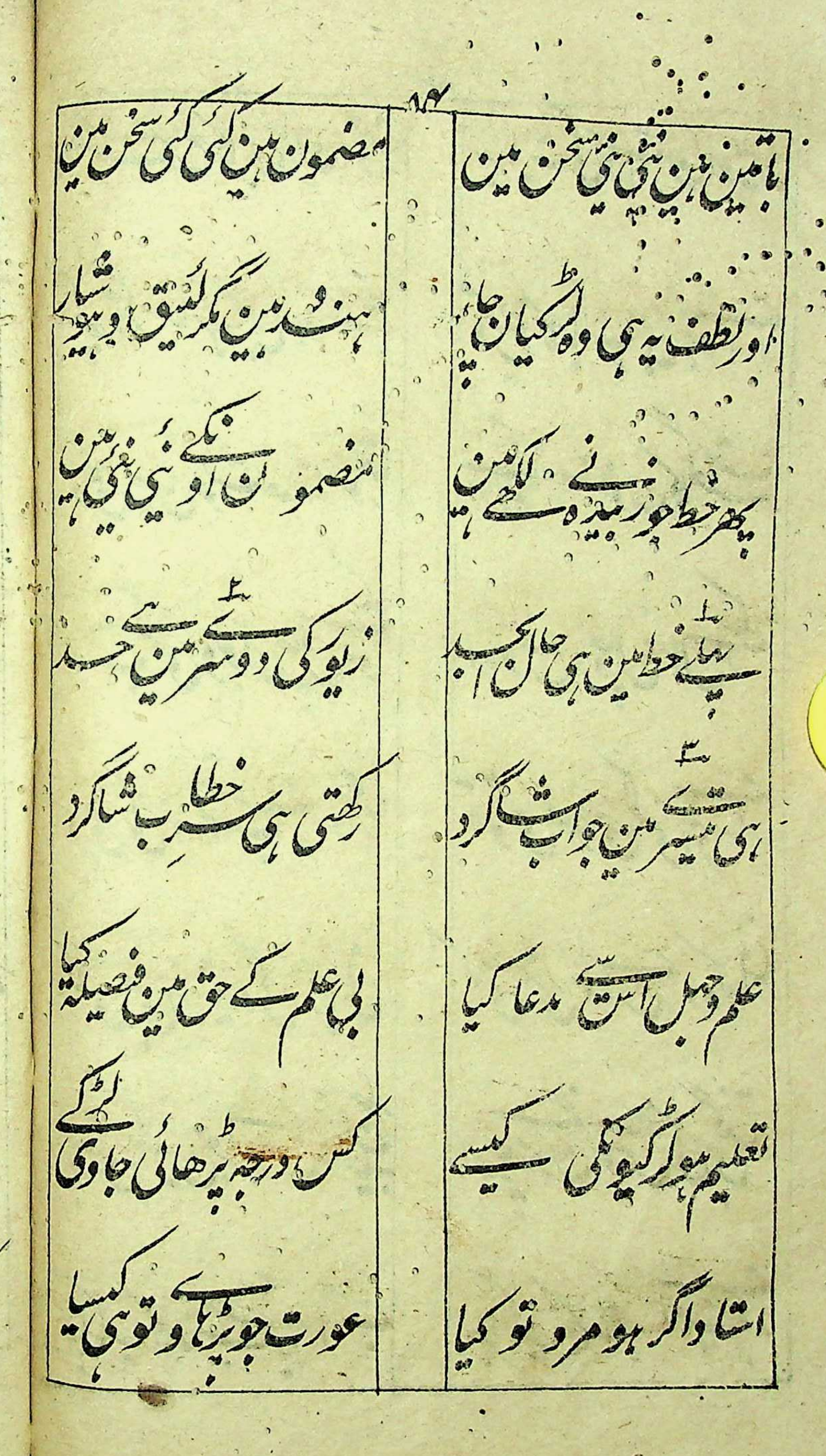
سب لکھی ہے بول چال اوسکے — وہ وضع وہ چال ڈھال اوسکے

دہلی کی وہ سب تمیز داری — تھوڑی تھوڑی لکھی ہے ساری

لکھی ہے زبیدہ کی زبانی — کہتی تھی جو مان سے وہ کہانی

پڑھتی تھین جو اوسنے لڑکیان چار — اور چارون نے اوس سے کی ہے گفتار

ہر ایک کا نام جدا ہے — ہر ایک کا مدعا جدا ہے



باتین ہین پھیکی پھیکی سخن مین
مضمون ہین لکی لکی سخن مین

اور لطف یہ ہی وہ لڑکیان جاہل
ہندو ہین مگر لئیق و ہوشیار

پھر خط جو زبیدہ نے لکھا ہین
مضمون انکے اونچی نغز ہین

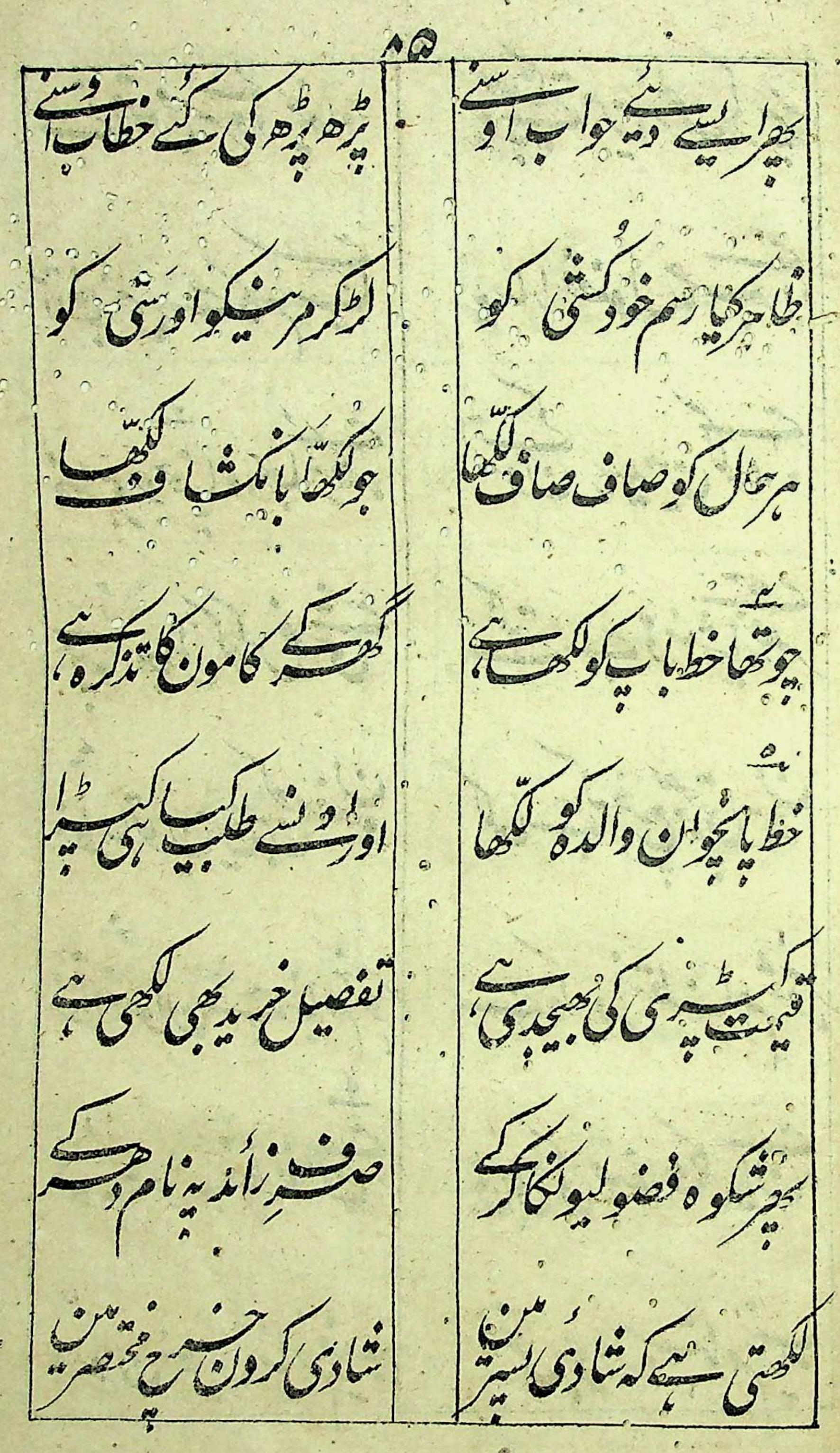
بیٹی کے خط مین ہی حال ابجد
زیور کی دو سطر مین ہے حمد

ہی شعر مین جواب شاگرد
رکھتی ہی سر خطاب شاگرد

علم و جہل اس سے مدعا کیا
بی علم کے حق مین فیصلہ کیا

تعلیم ہو لڑکیونکی کیسے
کس درجہ پڑھائی جاوی لڑکی

استاد اگر ہو مرد تو کیا
عورت جو پڑھاوے تو ہی کیسا



پھر ایسے دیئے جواب اوسنے ‏ ‏ پڑھ پڑھ کی گئے خطاب اوسنے

ظاہر کیا رسم خودکشی کو ‏ ‏ لڑکر مرنیکو اور ستی کو

ہر حال کو صاف صاف لکھا ‏ ‏ جو لکھا با نکت و لکھا

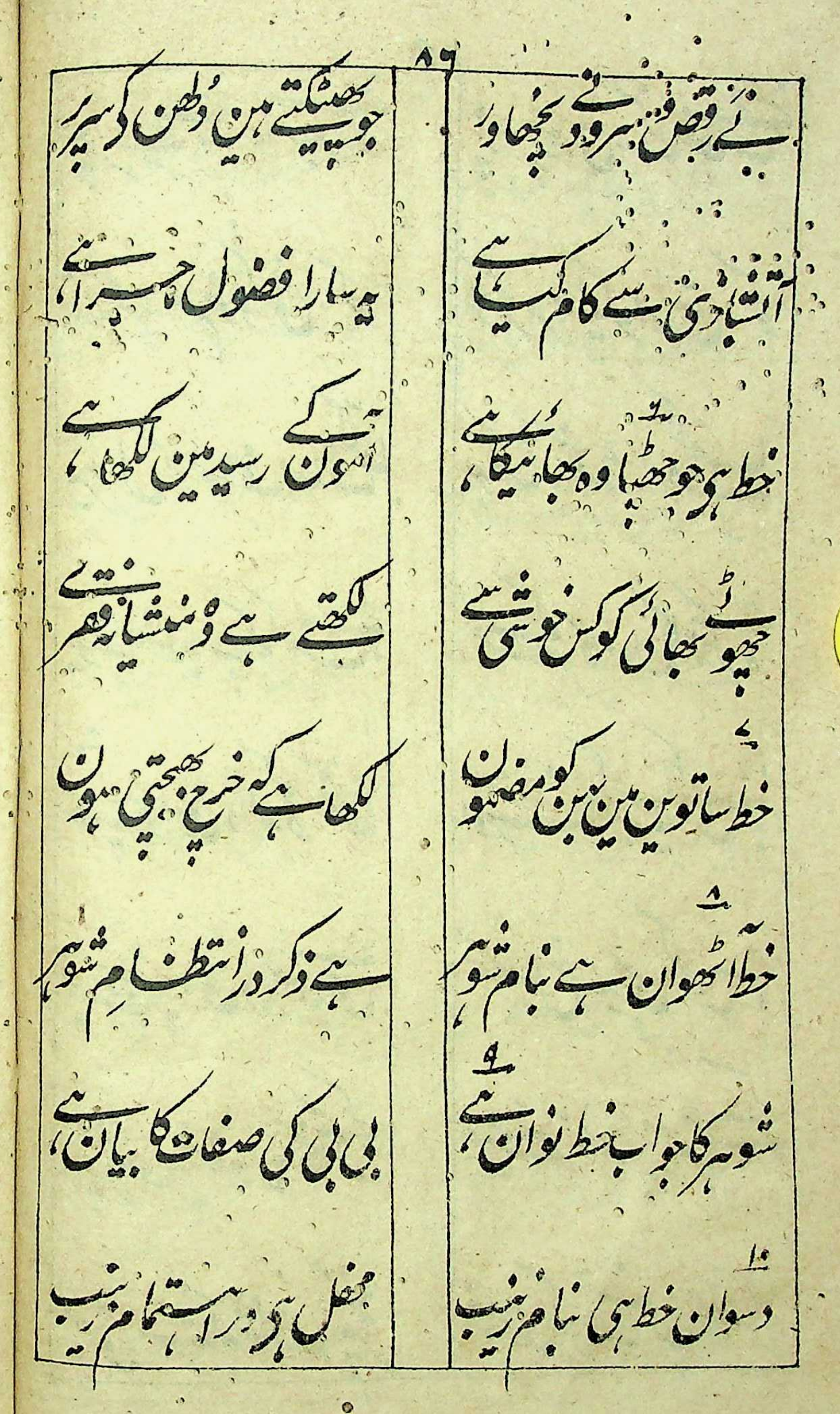
چوتھا خط باپ کو لکھا ہے ‏ ‏ گھر کے کاموں کا تذکرہ ہے

خط پانچویں والدہ کو لکھا ‏ ‏ اور اوسنے طلب کیا ہی کپڑا

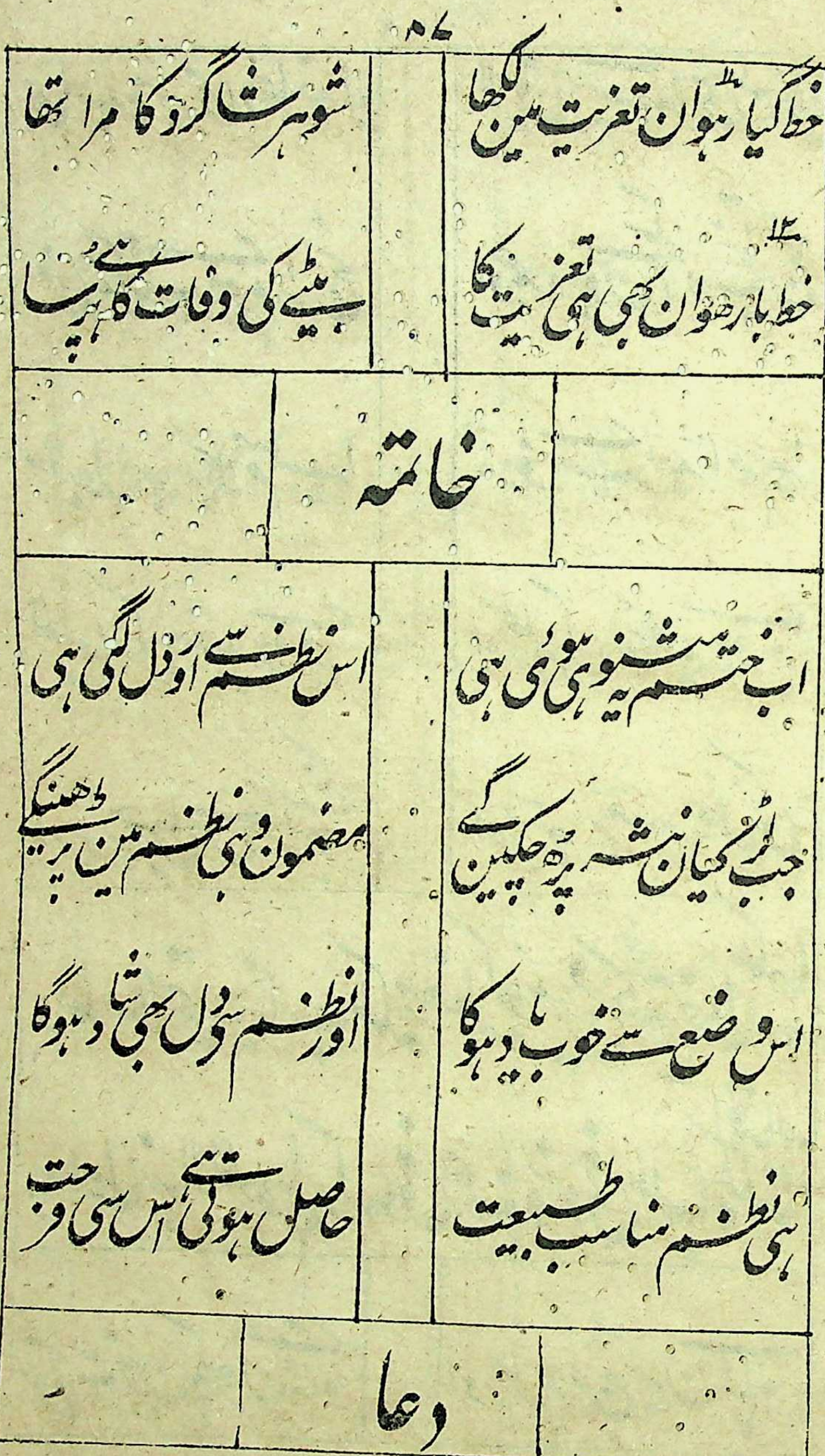
قیمت کپڑے کی بھیجدی ہے ‏ ‏ تفصیل خرید بھی لکھی ہے

پھر شکوہ فضولیوں کا کرکے ‏ ‏ صرف زائد پہ نام دھر کے

لکھتی ہے کہ شادی بیاہ میں ‏ ‏ شادی کرو نہ خرچ مختصر میں



بے رقص ہر دو نے نچھاور	جو پھینکتے ہین دلھن کے سر پر
آتشبازی سے کام کیا ہے	یہ سارا فضول خرچا ہے
خط ہے جو چھٹا وہ بھائی کا ہے	اُسکے رسید مین لکھا ہے
چھوٹے بھائی کو کس خوشی سے	لکھتے ہے وہ منشیانہ فقرے
خط ساتوین مین ہے بہن کو مضمون	لکھا ہے کہ خرچ بھیجتی ہون
خط آٹھوان ہے بنام شوہر	ہے ذکر در انتظامِ شوہر
شوہر کا جواب خط نوان ہے	بی بی کی صفات کا بیان ہے
دسوان خط ہے بنام زینب	مفصل ہے در اہتمام زینب



خط گیارہواں تعزیت میں لکھا ۔ شوہر شاگرد کا مرا تھا

خط بارہواں بھی ہی تعزیت کا ۔ بیٹے کی وفات کا ہے پرسا

خاتمہ

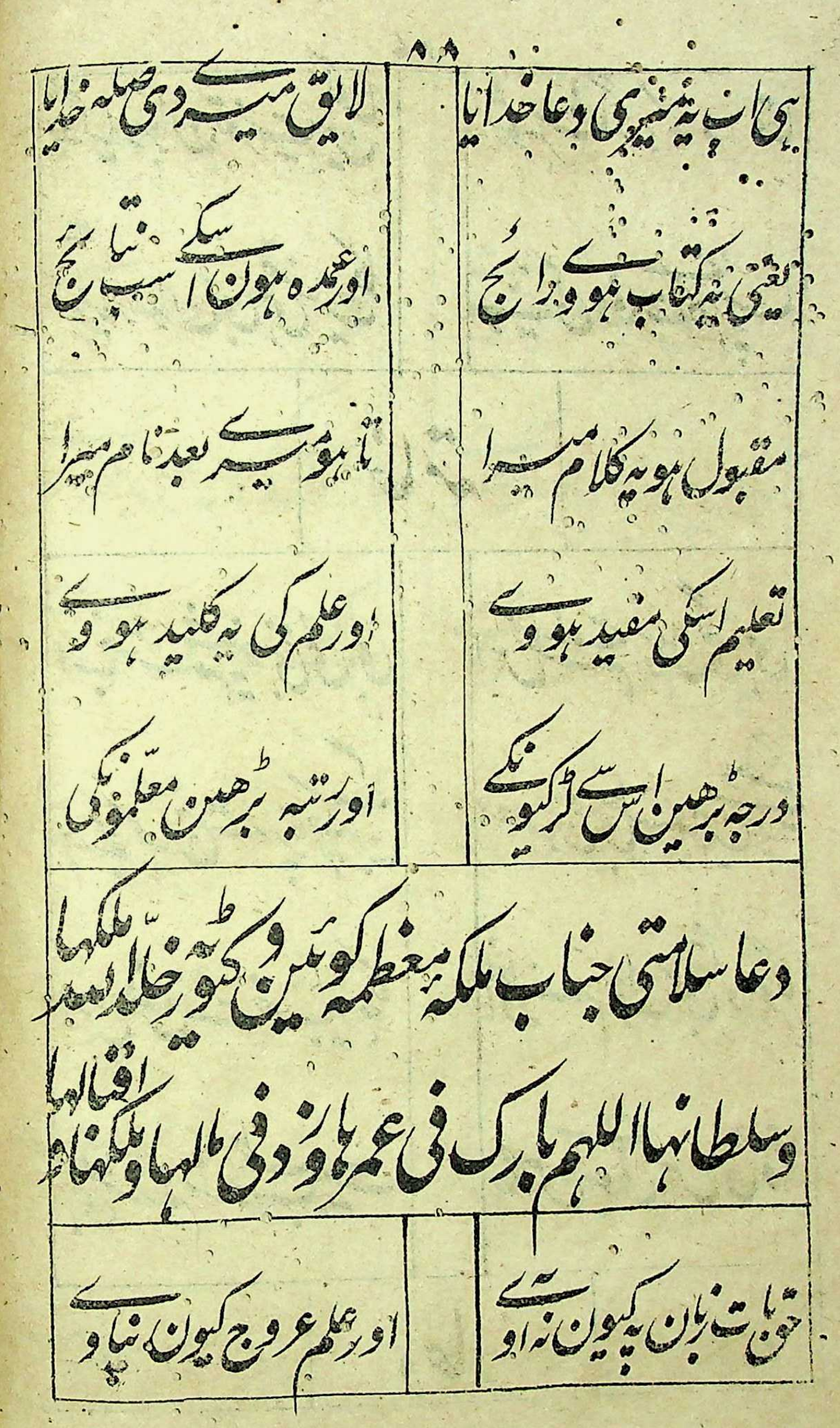
اب ختم یہ مثنوی ہوئی ہی ۔ اس نظم سے اور دل لگی ہی

جب لڑکیاں نثر پڑھ چکینگے ۔ مضمون وہی نظم میں پڑھینگے

اس وضع سے خوب یاد ہوگا ۔ اور نظم سے دل بھی شاد ہوگا

ہی نظم مناسب طبیعت ۔ حاصل ہوتی ہے اس سی فرحت

دعا



ہے اب یہ تمہی سے دعا خدایا	لایق میرے دی صلہ خدایا
یعنی یہ کتاب ہووے رائج	اور عمدہ ہون اسکے سب نتایج
مقبول ہو یہ کلام میرا	تا ہووے مرے بعد نام میرا
تعلیم اسکی مفید ہووے	اور علم کی یہ کلید ہووے
درجہ بڑھین اس سے لڑکونکے	اور رتبہ بڑھین معلّمونکے

دعا سلامتی جناب ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ خلّد اللہ ملکہا
وسلطانہا اللہم بارک فی عمرہا وزد فی مالہا وملکہا واقبالہا

تو بات زبان پہ کیون نہ آوے	اور علم عروج کیون نہ پاوے

اسوقت ہین کون ہین شہنشاہ
حضرت ملکہ ہین خلد اللہ

وہ زینت تختگاہ شاہی
زیبا جسپر کلاہ شاہی

وہ صاحب علم و جاہ اقبال
وہ مالک ملک و دولت و مال

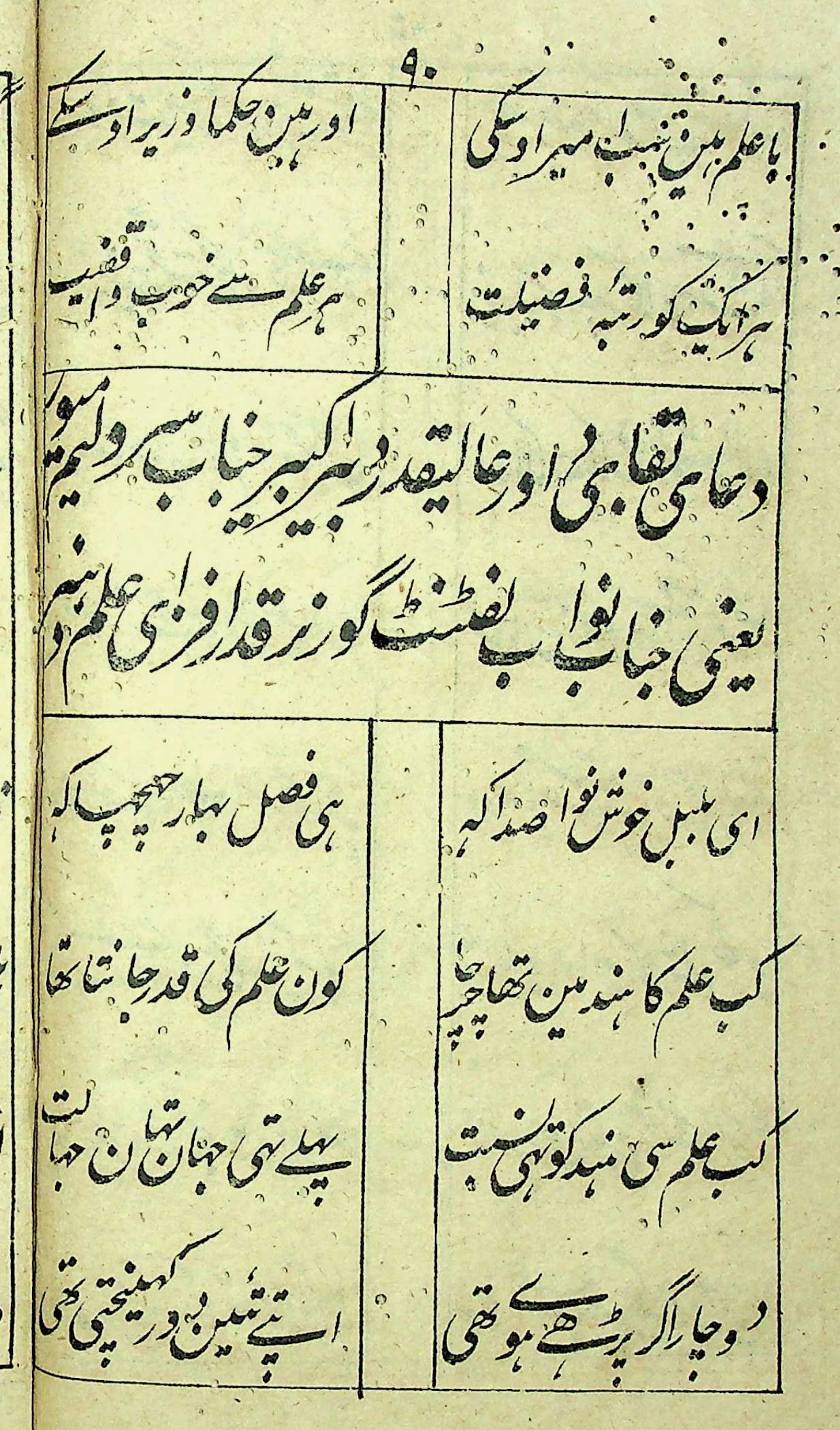
حاصل اُسے رتبہ سلیمان
شاہان زمان ہون جسکے مہمان

وہ صاحب سیف اور قلم ہی
وہ صاحب سپہ اور علم ہے

یارب اوسے دیرگاہ رکھیو
شاہان جہان کا شاہ رکھیو

یاور رہو ہمیشہ بخت اوسکا
قائم رہی تاج و تخت اوسکا

وہ علم و ہنر کے قدرداں ہین
خود صاحب علم بیگمان ہین



با علم ہین نہب امیر اوسکی	اور ہین حکما وزیر اوسکے
ہر ایک کو رتبہ فضیلت	ہم علم سے خوب واقفیت

دعای بقائی اور عالیقدر اکبیر جناب سر ولیم میور

یعنی جناب نواب لفٹنٹ گورنر قدر افزای علم و ہنر

ای بلبل خوش نوا صدا کہ	ہی فصل بہار چہچہا کہ
کب علم کا ہند مین تہا چرچا	کون علم کی قدر جانتا تہا
کب علم سی ہند کو تہی نسبت	پہلے تہی جہان تہان جہالت
دو چار اگر پڑہے ہوتھی	اپنے تئین وہ کہینچتی تہی

گن نواب مدرسے ہین کتنے — کتنے ہین مدرسین اور کمرے

ہر علم کے باب مین سخن ہے — ہر فن کی کتاب مین سخن ہے

ہر لب پہ ہی داستان علمی — ہر بات مین ہے بیان علمی

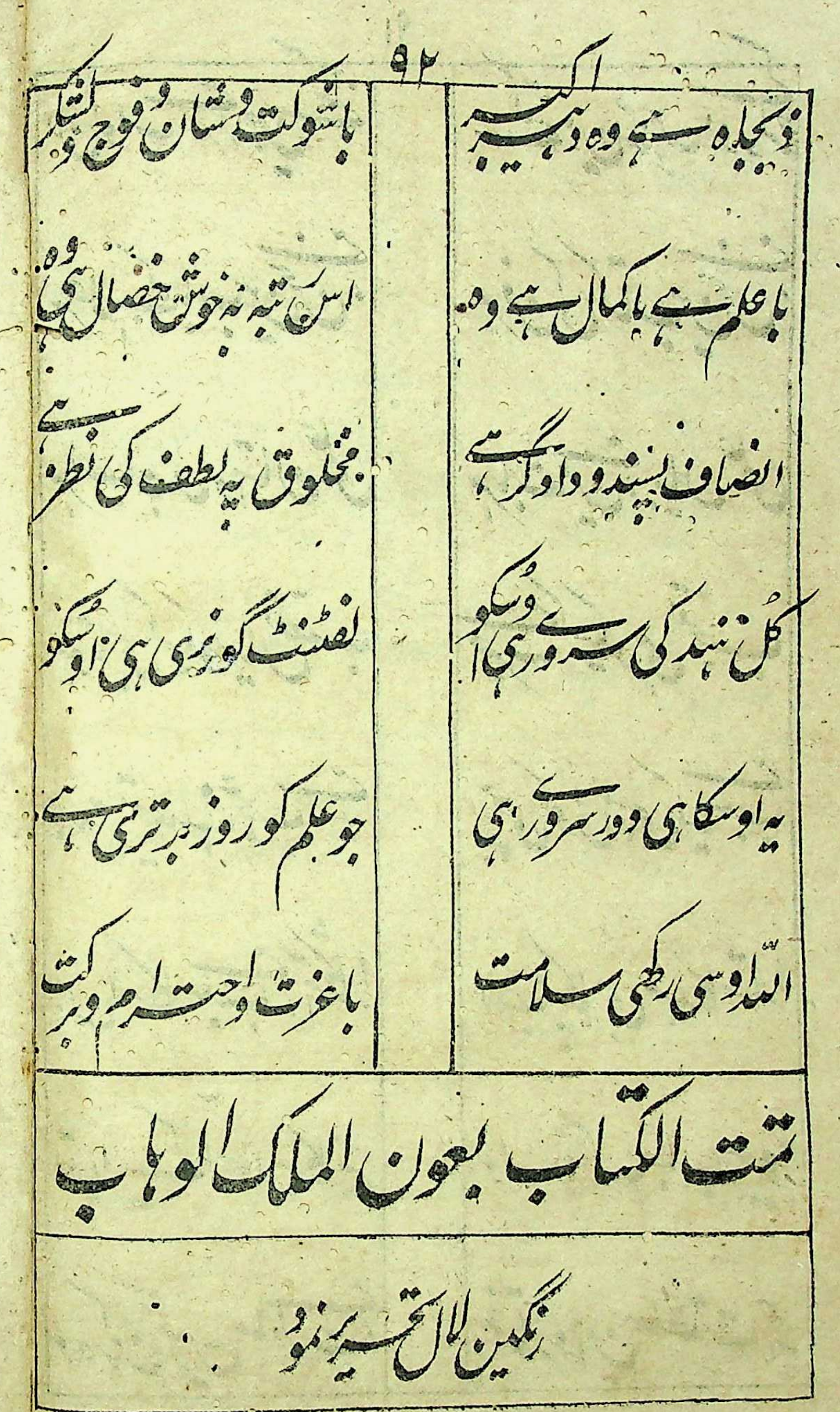
ہوتا ہی کسیکو یہان تعصب — حیرت سے کسیکو ہی تعجب

ناحق یہ تعصب و عجب ہے — پوچھی کوئی ہمسی کیا سبب ہے

ہان اسکا سبب ہے آشکارا — اب چمکا ہی ہند کا ستارا

اقبال کے آسمان کا نیر — نواب فلک جناب میور

وہ رکن رکین سلطنت ہے — مختار وامین سلطنت ہی



ذیجاہ ہے وہ دبیر اکبر — با شوکت و شان و فوج و لشکر

با علم ہے باکمال ہے وہ — اس رتبہ پہ خوش خصال ہے وہ

انصاف پسند و دادگر ہے — مخلوق پہ لطف کی نظر ہے

کل ہند کی سروری ہے اوسکو — لفٹنٹ گورنری ہے اوسکو

یہ اوسکا ہی دور سروری ہے — جو علم کو روز برتری ہے

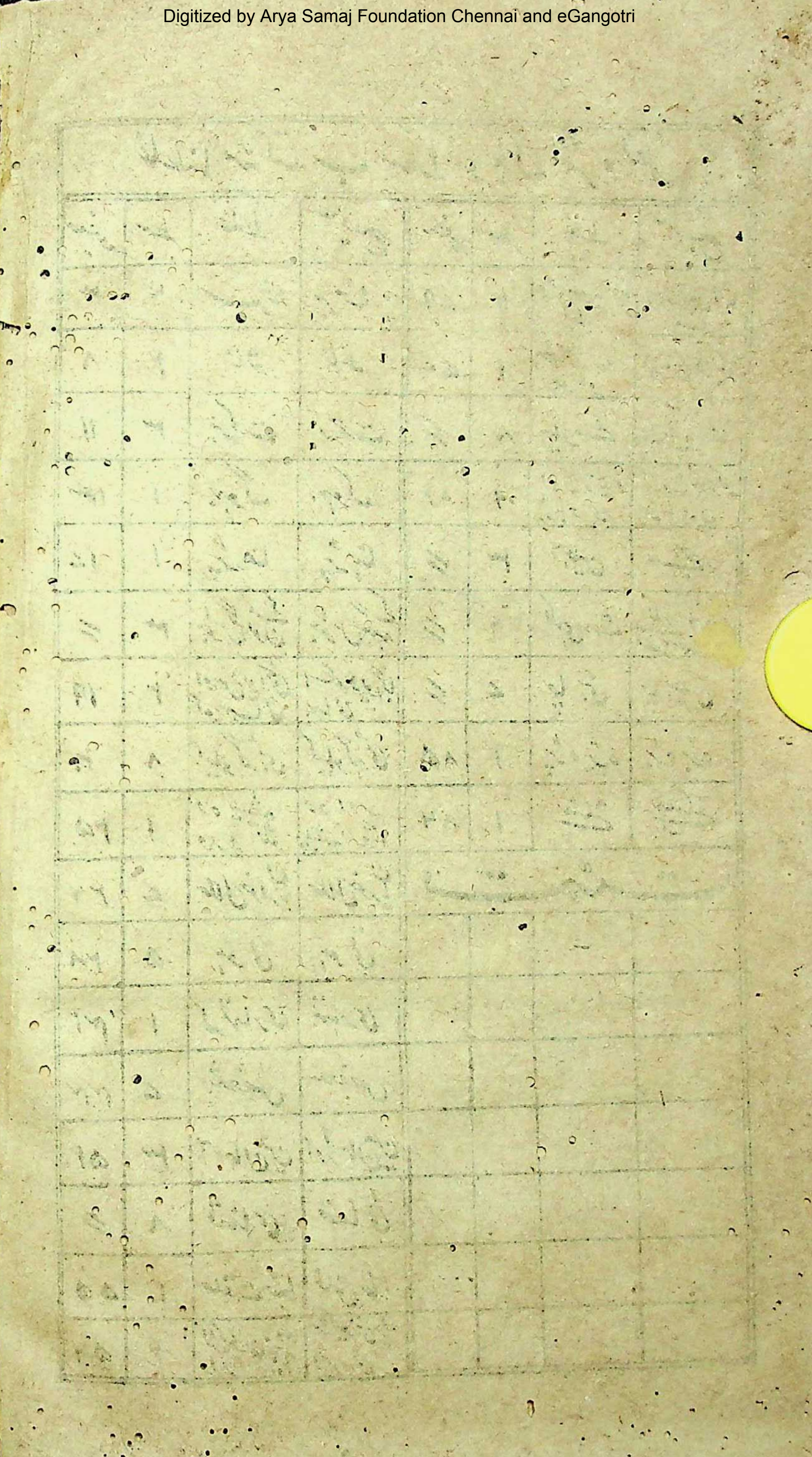
اللہ اوسے رکھے سلامت — با عزت و احترام و برکت

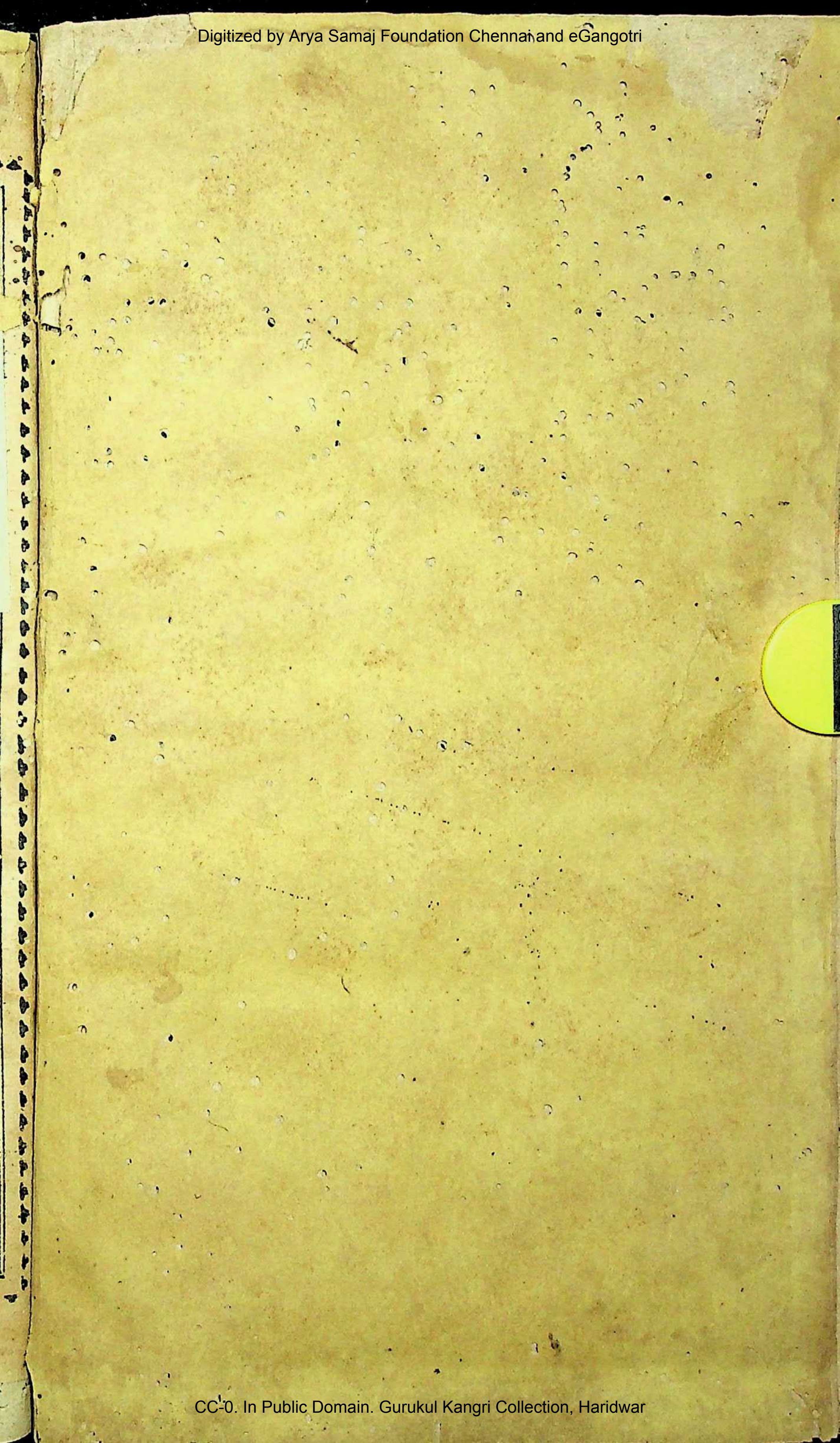
تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

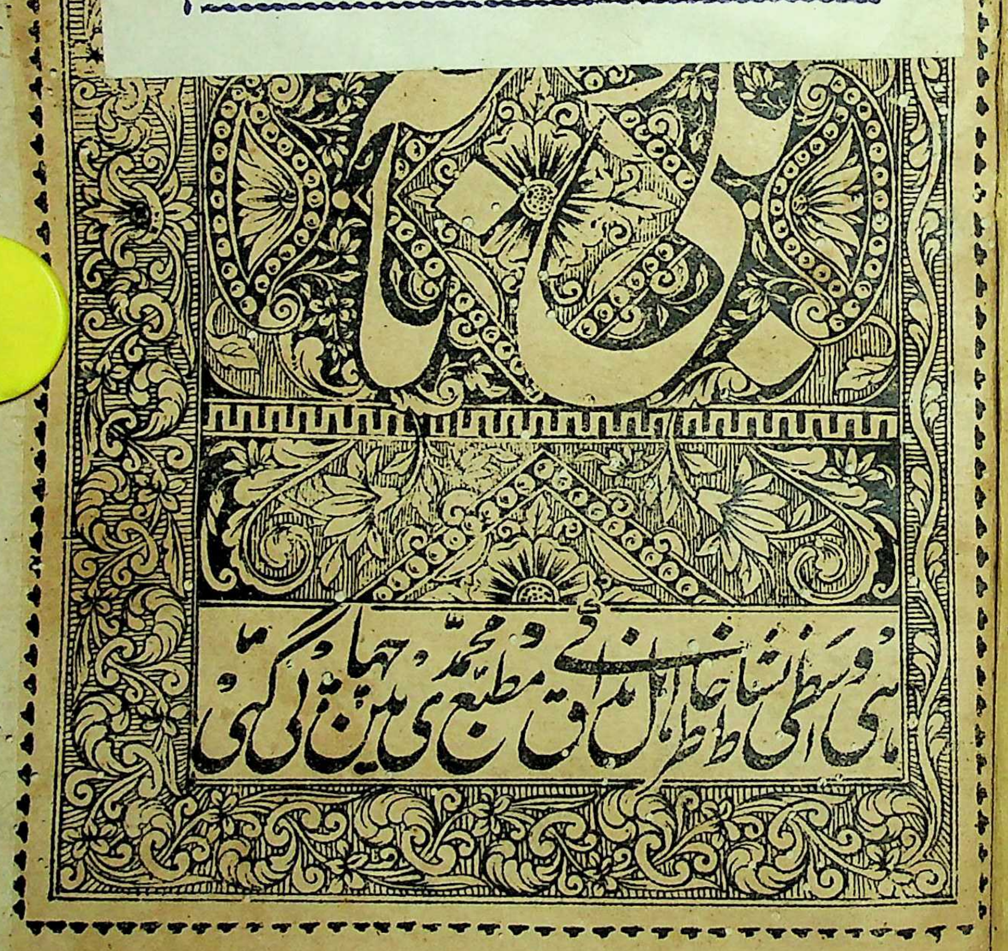
رنگین لال تحریر نمود

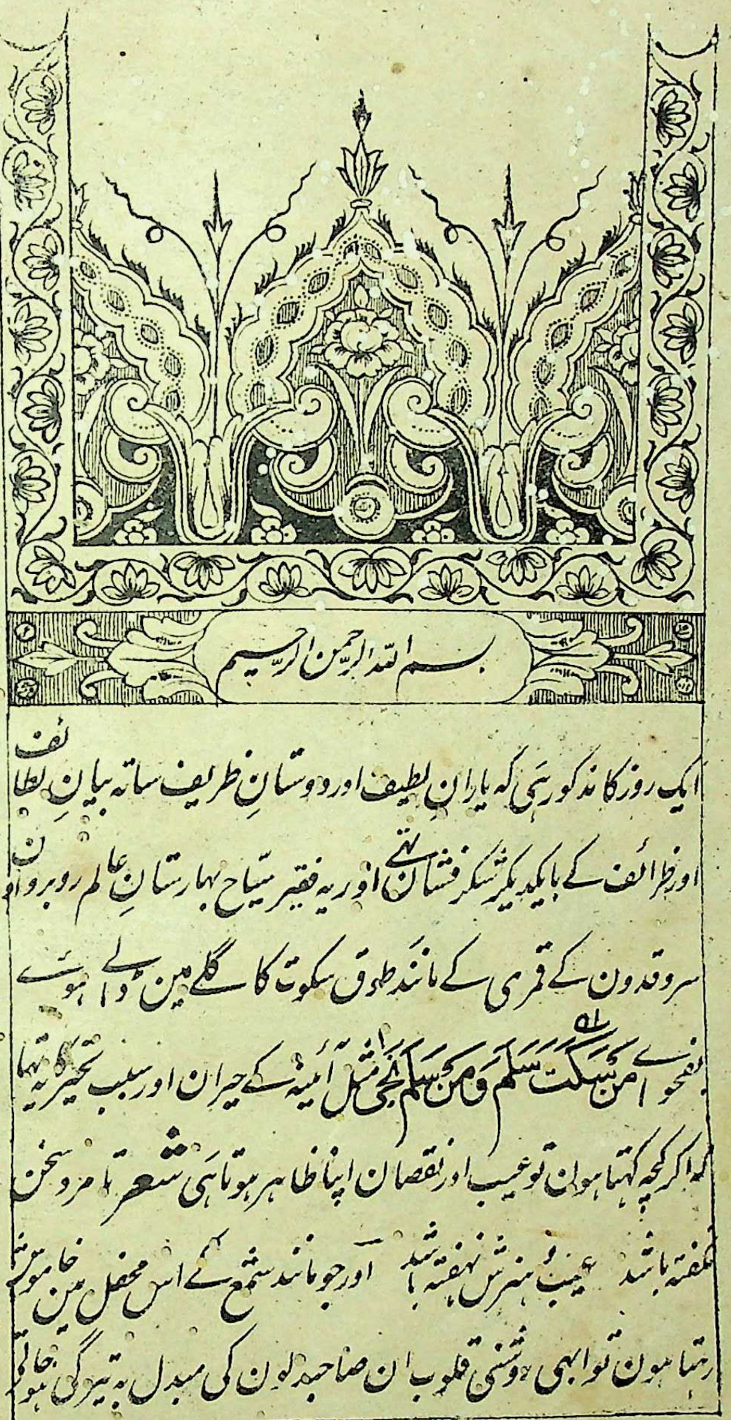
غلطنامۂ کتاب سداسوہاگ نثر و نظم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۶	سرخط	ہرخط	۵۹	۶	وحشت ذنا کیا	وحشت لانا کیسا
۸	۲	ناتہ	ناطہ	۷۷	۱	خداارون بچونکو	خداان بچونکو
۱۱	۳	برکت	رحمت	〃	۸	بیمار ہے	سنے پایہ ہے
۱۳	۱	بہوگ	بہوک	۸۲	۱	ادر رزبدہ پڑہا دی	اور زبدہ کو پڑہا دی
۱۷	۱	پڑہا	پڑہنا	〃	۳	ہیچین	ہیچے
〃	۳	جواس گانون کے	جواس جگہہ کے	〃	۶	لکہی ہے	لکہے ہین ہر دو مصراعہ
۱۹	۲	اوس دیوانجی کو بہائی	اسکو دیوانجی بہائی	〃	۷	چاہئی	چاہیین
۲۰	۸	کیلو گدہی	کیلو گہری	۸۵	۱	پڑہ پڑہ	بڑہ بڑہ
۲۵	۱	وہ پیشہ ورو نکو	وہ اور پیشہ ورونکو	۸۶	۱	پٹکتے	پہینکتے
۲۶	۷	حلال خوازیان	حلال خوریان	تمت			
۲۸	۵	ہوئی	ہوتی				
۴۱	۱	کہ تمہاری	تمہاری				
۴۴	۷	شغفص	سعفص				
۵۱	۳	آسمان مین	اور آسمان مین				
〃	۸	قصنای	قصائی				
۵۵	۱	خلقت خدا	خلق خدا				
۵۶	۱	لڑکیون پردہ یا بیٹی	لڑکیونکی پردہ داری نکی				









بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک روز کا مذکور ہی کہ یاران لطیف اور دوستان ظریف ساتہ بیان لطائف
اور ظرائف کے بایکدیگر شکر فشان تھے اور یہ فقیر سیاح بہارستان عالم روبرو ان
سرو قدون کے قمری کے مانند طوق سکوت کا گلے مین ڈالے ہوئے
بمضمون من سکت سلم و من سلم نجا مثل آئینہ کے حیران اور سبب تحیر کا یہ تھا
کہ اگر کچھ کہتا ہون تو عیب اور نقصان اپنا ظاہر ہوتا ہی شعر تا مرد سخن
نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد اور جو مانند شمع کے اس محفل مین خاموش
رہتا ہون تو ابھی روشنی قلوب ان صاحبدلون کی مبدل بہ تیرگی ہوجاتی

ہوجاتی ہی غرض کہ کوئی مشکل وگر نگوئی مشب یکن کا عالم تہا اسمین ایک یار ز
دمساز اور مہربانِ دلنواز نے فرمائش کی کہ تو بہی کوئی قصہ دلچسپ بطرز
نوطرز مرصع سے اگر سلکِ تحریر مین منسلک کرے تو یہ سلسلہ بندی وسیلہ
سر رشتہ یادگاری کا ٹہہرے تب تو برکت کلام معجز نظام اوسکے مسیحائی فلک
فصاحت سے جانِ تازہ قالب مین آگئی اور مین نے التماس کیا کہ مجھسا
ہیچمدان سراپا نقصان کہ نظیر وعدیل اپنا کسیکو نہین پایا کیا ممکن ہی کہ
ایک لفظ الف سے لے تا یائے تم صاحبون کے تلفظ مین لا سکے اور کیا حرف
ہی کہ ایک حرف سا بہ انحراف تم حریفون کے صورت تقریر کی پا سکے
از بسکہ مجکو اونسے اُنس قلبی تہا بے تکلفانہ یہ بات زبان پر لایا کہ اگر
کسی مثل مشہور مختصر کو قدرے مطول کیجئے تو بلے استطاع البتہ موقع اور
بجا مگر سامعین کو بہی بکوشش دل فہم کلام کرنا لازم کسواسطے کہ شعر فہم
سخن یا نکند مستمع قوت طبع از متکلم مجوے اور یہ تو یقین ہی کہ جو دانا
دور اندیش ہین وہ بسبب علو حوصلے اپنے کے پستی کلام میرے کو طرف

ہنسینگے پر جھپٹ حاسدانہ کے مَن ضحکَ ضُحِکَ بلحاظ خوف اور پہنچینگے آپ پر

پس ای یاران ہمراز باتباع طبائع وامتزاج امزجہ تم کاملون کے اور واسطے

تفنن اور تفریح قلوب سبھی دانا دلون کے ایک بات ایسی کہتا ہون کہ جسکو ہر ایک

سنکر محظوظ اور مسرور ہووے یہ جو مثل مشہور ہی کہ نو سی چوہے کہاکے بلی حج کو چلی اسکا

اصل مطلب یون سنا جاتا ہی کہ ایک روغنگر کے گہر مین بلی تہی جب وہ معمرہ

اور ضعیفہ ہوئی تو ضعف و ناطاقتی کے سبب ہاتہ چالاکی اور سفاکی اوسکی کا

نہایت تنگ ہوا یہان تک کہ پکڑنے اور مارنے چوہون سے دست کش

ہوکر خود مانند چوہون کے کنارہ گیر ہوئی اور ناچاری سے ایک گوشہ عزلت

مین قناعت کرکے بیٹہ رہی آخر الامر بعد امضاے ایام یعنی گذرنے چند روز کے

بلحاظ جرأت اور غیرت قدیمانہ کے تجویز خاطر مین لائی کہ مین مستحقہ ہین جو گوشہ گیر

ہوکر محتاج نان و نفقہ کی اس سفلہ زمانہ سے رہون اسقدر بیغیرتی خوب نہین ہی

شعر دو نان از منت دونان ستان بخیرہ اند — سنان بر سینہ اولی تر از دونان دو نان لت

خوردن پس اولی اور انسب ہی کہ کمر ہمت کی باندہیے شعر بہر کاریکہ ہمت

ہمت بستہ گردد اگر حاجت ہے پو وگلیدشتہ گردد اور گہر سے باہر نکلکر طالع آزمائی

کیجئے شعر رزق ہرچند بیگمان برسد شرط عقلست جستن از درہا اور مشہور

ہی کہ فی الحرکۃ برکۃ اور سعی کہیکی خدا کے فضل سے رایگان نہین جاتی لیس للانسان الا ما سعی

منی والاتمام من اللہ ایزد تقدس و تعالی شانہ نے اگرچہ ہمکو ہیر ضعیف کیا ہی

مگر اپنے فضل و کرم سے ہوش اور گوش اور روشنی دیدہ اور دست و پا ہنوز

مسلم رکہین ہین فکر قوت لایموت کی سب مقدموں سے مقدم ہی شعر مشو

غافل زگردیدن کہ روزی در قدم باشد ہمین آواز می آید ز سنگ آسیا بیرون

حسن تدبیر و داور نیکو تدبیر اپنی ساتہ حمایت فضل الٰہی کے وجہ معیشت پیدا کیجئے

کہ فضلے اپنے سے اپنے اور بیگانے بہرہ یاب ہون شعر ہر کہ نان از

عمل خویش خورد منت حاتم طائی نبرد اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ کا بہی مقولہ

ہی شعر حقا کہ با عقوبت دوزخ برابرست رفتن بپای مردی ہمسایہ در بہشت

القصہ وہ گدا بیسکین ایک جبہ پوستین کا پہنکر اور بار رچہاسے گوشت سے کے دانون کی

تسبیح بالگہ گلیمین ڈالے ہوئے آزادانہ سربرہنہ ساتہ لباس فقر کے سواد الخاص جو

کالامنہ ۱۲

فی اللہ یعنی عبارت اوس فقرے ہی شہر سے باہر ہوتے ہی پہلے ہی پل کے
دو نو جہان مین
بختون چمکا تو یعنی اثنائے راہ مین ایک مرغ لحیم و شحیم نظر آیا نہایت خوش و
خرم ہو کر گربہ نے اوس سے سبقت ملاقات کی چاہی اور سابقہ ناسبق اپنا
جتانے لگی مرغ نے کہ کبھی دید از قہر آثار اور چشم جادو نگار اوسکی سے واقف
تہا دل مین اپنے اندیشہ کیا اور کانپ کانپ دور سی کہنے لگا **شعر** گربہ مسکین
اگر پر داشتے تخم کنجشک از جہان برداشتے از بسکہ مکارہ اور مزورہ تہی ایسے
فقیرانہ کلام کئے اور اسقدر دام تزویر مین گرفتار کیا کہ یہ مرغ نادان عند انالی
اوسکی مین پابند ہوا اور اپنی سادہ لوحی سے بصفائے قلب یہ کہنے لگا کہ یہ صحیفہ
لباس درویشی کا رکھتی ہی معنی سے بہی خالی نہو گی بزرگون نے کہا ہی **شعر**
ہر کرا جامہ پارسا بینی پارسا دان و نیکمرد انگار بلی کے مکر و زور مین شبہہ
نہین کہ وہ ارکان دنیا سے نہایت واقف تہی چنانچہ معنی الدنیا زور
لا یحصل الا بالزور کے مرغ کو معاینہ کرادیئے اور مرغ نے اسکی صحبت کی طمع
خام مین اگر دل سے اس بیت کو نسیاً منسیاً کیا **شعر** بدو زد طمع دیدہ ہوشمند

هوشمند۔ دارد طمع مرغ و ماہی بند۔ آخر کو سمیع نے کئی قدم پیش قدمی کرکے آداب
معتقدانہ بجالایا بلی سمنے دعا دی کہ بیچو تارہ عمر دراز ہو نزدیک اوسکے جاکر
اوس پیرضعیفہ نے بیرون کی طرح پیشانی چومی اور نہایت شفقت اور پیار سے
نام اوسکا خود بخود تجویز کرکے بولی کہ بیٹا ہتیلی راحت جان تو مجکو پہچانتا ہی
اوسنے کہا نہیں مگر اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ آپکے زبانی عوام الناس
کے سنکر مشتاق دیدار کا تہا مین جب حصول دولت عظمی اور وصول سعادت
کبہی ملازمت کیمیا خاصیت کا موقوف اس وقت پر تہا بمقتضای کل امر
مرہون باوقاتہا شعر چون بخت مدد کرد بوصل تو رسیدم دولت نشود
بمدد بخت مسخر۔ آگریہ نے کہا کہ رابطہ وابستہ قدیمی اور واسطہ خصوصیت موروثی
کا مجسے پوچہ کہ امان تیری راحت بانو نام دینی بہن میری ہی اور مین اوسکو
حقیقی بہن سے عزیز جانتی ہون مدت گذری ہی کہ مین نے مشاہدہ جمال جمیلہ
اوسکے سے حصول راحت نہین کی اور الانتظار اشد من الموت مشہور ہی قریب
موت کے میری حالت پہونچگئی ہی الحمد للہ کہ تو اسوقت پیری اور بیکسی مین

مجھسے آن ملا مجکو بجای راحت بانو کے تصور کیا اب مین چاہتی ہون کہ مجکو یکدم
سینہ سے جدا کرون اور اپنی رفاقت مین رکھون اَلرَّفِیقُ ثُمَّ الطَّرِیقُ تو نے سنا
ہی مرغ نے التماس کیا کہ اسم سامی آپکا کیا ہی وہ بولی کہ مین عاجزہ ضعیفہ
دو نام رکھتی ہون عوام مجکو چنچل بانو کہتے ہین اور خواص گربہ مسکین مرغ نے
کہا کہ تمکو تکلیفات شرع کی سب معاف ہین چنانچہ آیہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَہَا موید میرے قول کا ہی پھر تم کسواسطے مرتکب امر سفر کی کہ صورت
سفر کی ہی ہوئی ہو اور کہا کا عزم بالجزم ہی اوسنے کہا بیٹا سچ تو یہ ہی کہ تمام
عمر میری لہو لعب مین گذری اور واسطے اپنے حظ نفس اور سیری شکم کے
صدہا چوہون کے مجھسے خون سرزد ہوئے اور جو طائر میرے قابو مین آیا مینے
کسیکو جیتا نچھوڑا اور کچھ اندیشہ عاقبت اور باز پرس روز قیامت کا مینے اپنے دل پر واقع
نہوا اب مین متفکرہ ہوئی اور گوشت کل حیوانات کا ترک کیا اور سبھی ممنوعات شرعیہ
سے احتراز کرکے مینے توبہ نصوح کی اور واسطے عفو جرائم اپنے کے قصد کعبہ
شریفہ کا کیا ہی شاید کہ حج کی برکت سے حظ مغفرت مجکو حاصل ہو

حاصل ہو لیکن تو اندیشہ ہی مین نے کبھی سفر نہین کیا اور اپنے پا ہمسایون کے
گھر سے قدم باہر نہین رکھا تو بیغیر اعلم کو تمنا اور ہمشیرہ زادہ ہی اس ضعیفی اور
بیکسی مین اگر میری مددگار ہی اور رفاقت کرتے اور فرزندانہ خدمت بجا لاتے
تو عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہو ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین
اور یہ بات از مودہ ہی شعر ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد ہر کہ خود را دید او
محروم شد مرغ نے کہا زہے سعادت اور زہے مفاخرت میری مگر یہ وسوسہ
گذرتا ہی کہ اثناے راہ مین اگر ایسا مکان کوئی اتفاقاً ملا کہ وہان خدانخواستہ
قوت تمکو بہم نہ پہنچا مبادا قصد میرے خورد برد کا کرو شعر ملحد گرسنہ در خانہ خالی
بر خوان عقل باور نکند کز رمضان اندیشد اگرچہ خالہ صاحبہ مشفقہ باطن مین
مجھے تم عزیز جانتی ہو مگر ظاہر مین تمہاری صورت پر دشمنی برستی ہی اور تمہاری
چاپلوسی اور تواضع کا عندالعقلا اعتبار نہین چنانچہ چند اشعار متقدمین حسب حال
مطابق قال فی البدیہہ یاد آگئے ہین اشعار بر تواضعہاے دشمن تکیہ کردن
ابلہی ست پای بوس سیل از پا فگند دیوار را سنگین دل ست ہر کہ بظاہر ملایمت

پنهان درون پنبه ببین پنبه دانه را   اگر دشمن بود اضعف ز پشه ست ایمن مشو ای دل
بخونریزی بود بیباک شمشیر ز کم خم است   ز فکر بد اندیشش غافل مباش اگرچه
تواضع عیان میکند   نشانی است از امید ها از کمان   که چون خم شود قصد جان
میکند کرگدنے یہ باتین ہوش آمیز سنکر کہا کہ استغفر اللہ گیا گزرا کہین کی باتین
ہان ایسی ہی وفا اپنی ہوگی پر اپنے بیٹے کا کلیجا نکہاؤنگی تو نے یہ مثل نہین سنی
کہ مری ہان جیسے موسی مین تیری خالہ ہو کر تیرا برا چاہون یہ بات تیری عقل سے
بہت بعید ہی اور اتنا تو سمجہ کہ مین تائبہ ہوئی اور صائمۃ الدہر اور قائمۃ اللیل ہمیشہ
رہتی ہون اور اپنی ہمت اور استقلال پہ قادر ہون کہ اگر ایک سال تک قوت
بہم نہ پہونچے عنان اختیار کی ہاتہ سے نہ دون اور اصلا اور مطلقا آب و نان پر میل نکرون
تیرے تئین تو فقط اسواسطے رفیق اپنا کرتی ہون کہ اگر وقت بیوقت پانی وضو کے
واسطے مطلوب ہو تو کہین نہ کہین سے تلاش کر لاوے مرغ نے پہر عرض کیا
کہ بزرگون کی جناب مین تردید کلام اگرچہ ترک ادب ہی لیکن مجبورانہ گزارش
کر لینا مضایقہ نہین کسواسطے کہ مقدمہ جان کا ہی اور یہ باتین جو غرضی کی

کی جواب بنے فرمایا مین ظاہر ہی کہ تمہا حب العرض مجنون نے اور یہ تو فرمایئے کہ زادراہ آپکے

پاس کسقدر ہی کہ بسر ہو اوقات کی اور سبب بیسبب ہونے اور دو چہر بطور تشہیر و گلہ

کے میرا تمہارا ساتھ موافق ہمارا کو نسی طرح سے ہو سکے اور بالفرض قبول کیا تمنے کہ

خوف عقبی سے لذات دنیا کی تمنے سبھی ترک کین مگر جس وقت کہ نوبت الجوع

الجوع کی پہونچی اور خطرات شیطانی یہ گذرے کہ تیسرے دن مردار بھی حلال ہی

میرا گذارا کہان ہوگا اور بھوک کے غلبے سے اختیار نہ رہنا اور حالت مغلوبی

مین کہ عین عالمی ہی بمقتضای السنور المغلوب یصول علی الکلب مجھسے مغلوب کو کہ

کمتر از کلب ہی چھوڑ دینا نہایت بعید القیاس مجکو ہی رفاقت سے معذور و معاف رکھیے

شعر دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد — دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد

جب کہ بلی نے دیکھا کہ یہ شکار دام مین آیا ہوا نکلا جاتا ہی تب زور رو کر کہنے لگی

کہ افسوس صد افسوس عجب زمانہ ہی کہ مہر و وفا کا تخم اس جہان سے بالکل مفقود

ہوگیا ہی اور لسان الغیب حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ کی یہ غزل حسب حال فی الواقع ہی

غزل این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم — ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم

ہمہ کس روز ہمی سے طلبند از ایام — مشکل اینست کہ ہر روز بتر سے بینم

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان — طوق زرین ہمہ در گردن خر مے بینم

بلبلان را ہمہ شربت زگلاب و قند است — جوتیان را ہمہ از خون جگر مے بینم

دختران را ہمہ جنگ است و جدل با مادر — پسران را ہمہ بدخواہ پدر مے بینم

اور اگر میں ایسا جانتی تو اپنے گھر سے کسیکو ہمراہ لے آتی اب ایک عالم حیرت میں ہی نہ روئے رفتن نہ پائے ماندن یہ احوال اپنی تنہائی اور بیکسی کا کیونکر اپنے وطن میں پہنچاؤں شعر نہ قاصدے نہ صبا نے مرغ نامہ برے — کسے ز بیکسے ما نمیبرد خبرے ان باتوں سے مرغ کو قدرے گدازگی اور ترحم آیا اوس مکار چڑیا نے جو من وجہ متوجہ اور مترحم اوسکو پایا تب پھر یہ کہنے لگی کہ اے مرغ ناداں جانہ پرور ہم جا طبیعت باہم ملکر شعور او یکجنگی پیدا کر شعر تا بدکان و خانہ درگرو ہی — ہرگز از ہستی خام آدمی نشوی اور تو جو زاد راہ کو ہمسے پوچھتا ہے تیری عقل کہاں گئی گراہی رزاق مطلق نے کسیکو بے رزق پیدا نہیں کیا چنانچہ کلام اللہ میں چند مقامات پر وارد ہی وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ

اور نہیں کوئی چلنے والا زمین پر

الا ان عبد اللہ پر فقیر تھا اور سوا اسکے نظر ہماری خالق پر ہی مخلوق کی کچھ احتیاج
نہیں ہی من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ[۵۱] کچھ ہماری فکر و تدبیر نے مدد غیبی کے
پیش نہیں جاتی شعر کار ساز ما بفکر کار ما فکر ما در کار ما آزار ما ہم لوگون کی غذا
تجھے معلوم نہیں کہ ہم غم و غصہ کہاتے ہین اور خون جگر پیتے ہین شعر خوردن
برائے زیستن و ذکر کردنست تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردنست بقدر ضرورت
اتنا اکل و شرب چاہیئے کہ لا یموت فیہا و لا یحییٰ[۵۲] اور زندگی ہماری بحکم موتوا قبل
ان تموتوا[۵۳] کے عین موت ہی اور موت ہماری عین حیات ہی وہ مرغ باہم کہ
حقیقت مین حقیقت تھا فریب مین اوس مکارہ غدارہ کے آگیا قضا کے
اذا نزل القدر بطل الحذر[۵۴] یاد اسکو نہ رہا اس مرغ احمق نے گربہ کی باتین دلاویز اور
گفتار تہدید آمیز سنکر قناعت قبول کی آخر الامر گربہ اسکو ساتھ لیکر واسطے حصول مقصود
کے وہان سے روانہ ہوئی رستے مین متصل ایک قریے کے تالاب واقع ہو دیکھتی کیا ہی
کہ ایک بگلا مینڈک کی تلاش مین کہ وجہ قوت اوسکی ہی مستعد کھڑا ہی گربہ علانیہ
قریب اوسکے جا کر بولی السلام علیک اے عابد زاہد اوس نے کہا و علیک السلام اے

حجلہ نشینِ عصمت و طہارت نے تو اس وقت مین کہان قدم رنجہ کیا اور اپنے اہل و عیال کو نسی
پیرزن کو سونپ آئی بی بے نے کہا مین ساتہ سہیلی زندگانی کے کتخدا نہین ہوئی ہون اور
کوئی دختر و پسر نہین رکہتی دنیا کو واسطے دین کے مین نے مطلق ترک کیا مین مجرد محض
ہون **شعر** اگر آزادگی خواہی مجرد از علائق شو کہ در صحرا نباشد خار دامنگیر
عریان ابن بگلے نے کہا **شعر** بچہ ہمت نہ از ترک دنیا دم زن میوہ را الفت کہ
با شاخ ست تا خامی بود گر یہ بولی بخگی کما ینبغی تو معلوم لیکن موافق حوصلے کے
مین ساتہ کسی شی دنیا کے تعلق خاطر کا نہین رکہتی کسو واسطے **شعر** دنیا ہیچ است
کار دنیا ہمہ ہیچ است ہیچ بہر ہیچ بر ہیچ پیچ بگلے نے عرض کیا کہ ع
خطائے بزرگان گرفتن خطاست ع گر مہاسے تو مارا کرد گستاخ بمقتضائے
بندگی قدیمانہ گستاخانہ التماس کرتا ہون پر و شنو **شعر** چیست دنیا از خدا غافل
شدن نے قماش و نقرہ و فرزند و زن بندے کو چاہئے کہ دل بیار اور دست بکار
رہے خدا کے فضل سے تمہاری عبادت پر لباس تقوی دلالت کرتا ہی اور
کیون نہو مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ تمنے اگر ایسا ہو گا پہر گر

گر ہم نے کہا کہ وہ بھی الدنیا مزرعة الآخرة پر اپنا اتنا حوصلہ نہین کہ دین و دنیا
دونون حاصل ہوسکین شعر بیکدل کے توان دنیا و دین اندوختن ضمانت کہ
نتوان ہر دو دست خویش در یک آستین کردن اور الدنیا جیفة وطالبها کلاب
بھی مشہور ہی شعر دنیا مطلب تا ہمہ دنیت باشد چون آن طلبی نہ بون بیابت
باشد ضدان لا یجتمعان فی الحقیقہ سچ ہی شعر ہیچ کار سبب بی تامل گرچہ
حباب خوب نیست بی تامل آستین افشاندن از دنیا خوش ست اور حسن تو
اے بنگلی تو اتنا سمجھ ہوا کچھ تو نے احوال سلطان ابراہیم تارک الدنیا ہیم کا اس ترک دنیا
کے امر مین نہین سنا یہ بات تو مشہور ہی کہ ابراہیم ادہم بادشاہ نے خواب
دیکھا کہ ایک شخص محل سرا کے کوٹھے پر اپنا اونٹ ڈھونڈھتا پھرتا ہی بادشاہ نے
فرمایا عجب احمق ہی بالاخانے سے اونٹون کو نسبت کیا ہی اوسنے کہا احمق
تو ہی جو بادشاہت مین خدا کو ڈھونڈھتا پھرتا ہی شعر ہم خدا خواہی و ہم دنیائے
دون این خیالست و محالست و جنون اوس دن سے بادشاہ نے بالکل
بادشاہت چھوڑ کر فقیری اختیار کی بنگلے نے یہ باتین سنکر جانا کہ یہ بزرگ واقعی

تارک الدنیا اور آزاد مزاج اور راسخ دم بعد ثابت قدم ہی مگر پوچھا کہ اے سرچشمہ علم و
حیا وہ اے منبع صدق و وفا کیون کہو کدہر متوجہ ہو ہین اونہون نے کہا واسطے طواف کعبہ
شریف کے قصد مصمم ہی ہر چند کہ اس مرغ نے بہی اجازت اپنے والدین سے کہ بیان
حصول ثواب حج کے سب چہوڑ کر محبہ مسکینہ غریبہ کی رفاقت اختیار کی مگر
طبیعت اپنی کماحقہ اوسپر مطمئن نہین شعر صحبت دانا مثال کیمیا ست صحبت
نادان مگر درد و بلا ست اگر تجسا زیرک اور دانا میری رفاقت اختیار کرے تو نہایت
مستحسن اور احسن ہو شعر چو ہمنشین نبود پختہ غم ز دل نرود دماغ ز اندیشہ کشادہ
باد و یا خام ست بگلا ساتہ شیرین کلامی اوس مکار کے کہ خواص میٹھی چہری کا رکہتی تہی
فریفتہ اور شیفتہ ہو کر ہمراہ ہو لیا غرض کہ یہ مرغ اور بگلے کو اپنا رفیق جانی
اور مایہ حیات و زندگانی کا کچھ سمجہکر روانہ ہوئی رفتہ رفتہ ایک موضع مین وقت
شام کے پہنچی وہان ایک حجرہ مسجد کا تہا تینون مسافرون نے اوس مقام مین مقام
کیا بلی نے اون دونون رفیقون سے کہا کہ مین نے سات روزے آج سے لے
کئے ہین بعد طے تین روز کے کسی درخت کی چہال سے افطار کرونگی اور

اور آپ تو تمام شب بیدار رہو کر نماز معکوس ادا کرے کے بعد اسکے ہزار رکعت نوافل
پڑہا کر صبح دم متوجہ راہ کعبہ کی ہونگی تم بستی مین جاکر اپنے چوکے پانی کی فکر کرو
مرغ اور بگلا حسب الامر دہکے آب دانے سے فارغ ہونکے پہر اوسی سے بنی مقبہ مین
آٹہہرے اسمین پہر رات گذری گربہ نے ان دونون سے ازراہ شفقت مہربانہ اوپر
اخلاص گربیانہ کے فرمایا کہ تم دونون سورہ اخلاص اور سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی
اپنے اوپر دم کر کے سنے وسواس اور سنے ہر اس سو رہو مین اس سنے کے
دروازے پر تمام شب پاسبانی تمہاری کرونگی وہ دونون احمق اس علامہ کی
ریوڑی کے پہیر مین آگئے اور خاطر جمع سے بلے خوف وخطر آرام کیا بخانا کہ
ملک الموت ہم گریبان ہی قضا اونکی سر پر ہنستی تہی اور کہتی تہی کہ چوٹی بلی
جلیبی ن کی کہوالی جب بلی نے یہ دیکہا کہ دونون نیند مین غافل ہوکر سو رہے
اور اس بیت کو بلکہ اپنی زندگی کو بہول گئے شعر یہ آب زر لکہا ہی بو علی نے
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہی دو ہر لکسیکا ہی دو ہر اغافل ہو کر بہنا
نے عقلون کا کام جن ڈرنکا موت کا اونکو کب آرام تب تو مرغ کے پاس

آہستہ آہستہ جاکر اپنا ہاتہ اوسکے بدن پر پہیرا کہا مرغ کہ ہنوز وعدہ اوسکا بمقتضای
اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ کے جو نہ ہوا تہا
اور چند روز مرغ روح اوس اللہ کا قفس حیات میں اور بہی مقید رہنا تہا بیدار ہوکر
بہاگا اور یہ جانا کہ یہ مکارہ مفتریہ ساتہ عادت معہود اپنی کے مستعد خونخوارگی کی
ہوئی شعر خوی بد در طبیعتی کہ نشست نرود جز بوقت مرگ از دست
لیکن دم اسکی بلی کے منہ میں رہگئی مرغ دور سے کہنے لگا کہ سخن شیرین اس
معونہ کے زہر قاتل تہے بلی نے کہا اے بہانجے تو ہم اور وحشت چہوڑدے
تو کس واسطے مجہسے ڈر کر بہاگا میں تو تیرے سر پر بہت شفقت کا پہیرتی تہی
اور یہ کہتی تہی کہ فرزند عزیز میرا سوتا ہی یا جاگتا ہی بیٹا تو کیوں مجہسے خفا ہوکر
جدا ہوا اور خالہ غریبہ اپنی کو اس دشت ویران میں تنہا چہوڑا ہر چند بابا دادا
یہ بیچارہ بگلا میری رفاقت کریگا مگر تم اپنی دم لیجاو مرغ نے کہا کیا خوب ع
چرا کاری کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی اے خالہ صاحبہ یہ تو خدا کا فضل تہا
کہ جو تمہارے چنگل سے بچ گیا اگر حیات میری چندے باقی ہی تو بیدم بس

بسر کرونگا مثل مشہور ہی بخشو بلی تندہ لنڈورا ہی ہو جے گا کہ یہ سوچی

پیشکار تو ہاتہ سے جاتا رہا اور جتنی تدبیر کی کوئی موافق نہ پڑی سچ ہی

تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہیں چلتی چار اور فی الواقع التقدیر یضحک علی التدبیر

اور حاجت کیا بری چیز ہی کہ واسطے اسکی مجبہ تیسر صورت نے وبہ ربائی

کی اختیار کرنی ہی شعر آنکہ شیران را کند روبہ مزاج احتیاج است احتیاج است احتیاج

اب اگر بگلا بہی جاگ پڑے اور بہان اڑ جائے تو ساری محنت اپنی

برباد جاتی ہی بہتر یہ ہی کہ اسکو کہاتے لیجئے آخر کو ایسی گربہ سے گوشت اور پوست

بگلے کا بقول شخصے کہ بگلا مارے پکہنا ہاتہ ایک مشت سے زیادہ نہ نکلا تہا فائدہ

اسکا کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلۂ خود باید زد غنیمت جانکہ کہا لیا اور ہاتہ سے

معاودت کر کے جبہ و تسبیح کو نہا کر اپنے گہر میں بیٹہ رہی اسا معان محبت کیش

اے دوستان دوراندیش اگرچہ ابن عاصی نے کہ مسمی فقیر غلام علی آزاد

ہی اوقات تمہاری میں خلل کیا لیکن حقیقت میں موافق حوصلے اپنی اور قدر کے ہر ایک

کی تضییع اوقات نہیں بلکہ فائدے بہت سے ہیں مولوی روم فرماتے ہیں

شعر — خوشتر آن باشد کہ سر دلبران　　گفتہ آید در حدیث دیگران — ہنر

متقدمین نے بھی بطور قصص اور حکایات کے زبانی طوطے اور اور
جانوروں کے مثل کلیلہ ودمنہ وغیرہ نصیحت کے واسطے دریدہ سب کچھ کہا ہی
لہذا میں نے بھی یہ بات گربہ کی روبرو تم شیر صورتوں کے بیان کی سبق
اب تقریر اور اصل مطلب ظاہر ہے وہ یہی ہی کہ اپنے دشمن کو دشمن جانیے
اور جو کام آغاز کیجیے اوسکے انجام کو سوچ لیجیے کہ یہ اشارہ کل امورات
کے واسطے خالی فائدے سے نہیں العاقل تکفیہ الاشارۃ

تمت

الحمد للہ کہ یہ کلام دلاویز کہانی فرحت انگیز نمونہ سحر بابلی بنیاد تصنیف مولوی غلام اعظم
جسمیں بلی کی روبہ بازی کا بیان اور اوسکی عادت جبلی کا نشان ہے تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۳
ہجری کو مطبع محمدی میں مقبول کونین حاجی محمد حسین کے اہتمام سے چھپا خوش مذاق لوگ
سمجھینگے کہ غرض تحریر سخنی سے نہ تہ گربہ نے حکم شیر و شکار کا پیدا کیا اور مصنف نے عبارت
مزہ طبیعت اور رنگ پند و حکمت کس لیئے میں کہہ دیا سبحان اللہ کیا کہی ہے واہ واہ سمجھنے کے لائق











